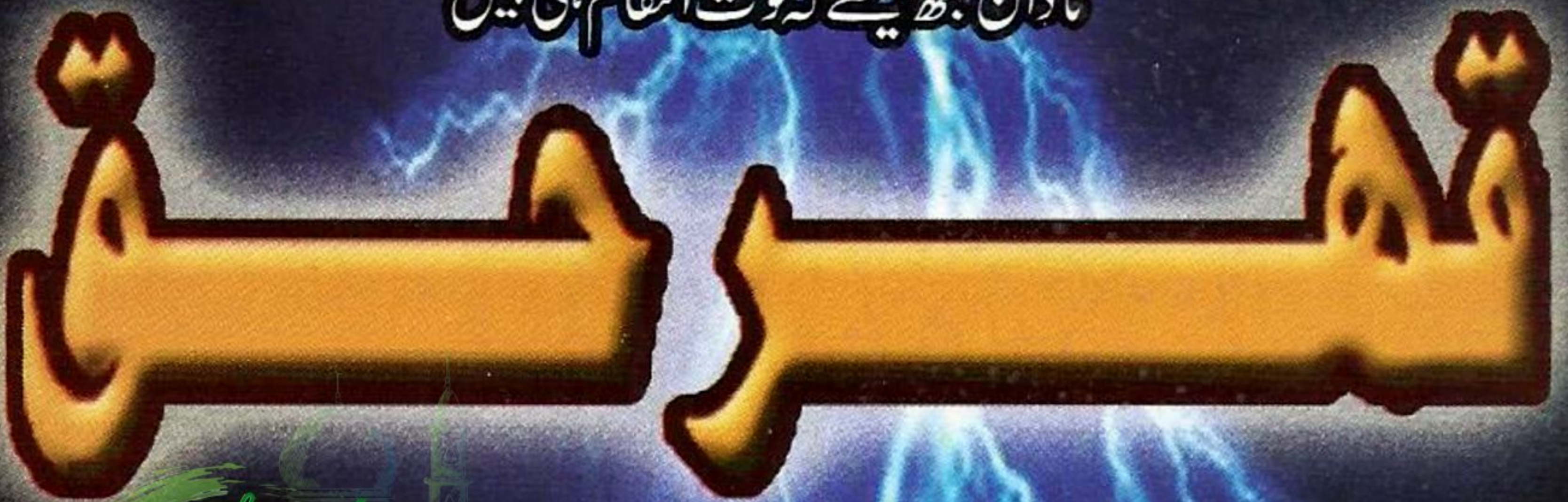


نام نہاد کلمہ حق کا کلین شیو مدیر اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

الجواب: داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق معلون ہے اسے امام بنانا گناہ ہے فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے نبی ﷺ کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

احکام شریعت: ج ۲، ص ۱۸۹، مسئلہ ۶۹۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

ہم خاموش تھے کہ برہم نہ عالم کا نظام
نادان سمجھ بیٹھے کہ قوت انتقام ہی نہیں



قہر حق



بر

نام نہاد کلمہ حق

مدیر

لاظم بریلویت محترم انجینئر ارسلان شکیل عفی عنہ

اہل حق میڈیا سروس

قصر رضاخانیت میں زلزلہ برپا کردینے والا کتابی سلسلہ

قہر حق

مسلک اہل حق کے دفاع کا ضامن

مجلس شوریٰ

محترم جناب صاحبزادہ سید عامر شاہ صاحب قادری

محترم مولانا دوست محمد قندھاری نقشبندی

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی نقشبندی

محترم پروفیسر صبغت اللہ راشدی مجددی

محترم رانا محمد شفیق جرال

محترم ڈاکٹر انیس آفریدی صاحب

قانونی مشیر

محترم جناب عباس عباسی ایڈووکیٹ

آن لائن پڑھیے

www.RazaKhanimazhab.com

بذریعہ ای میل رابطہ کریں

kalahazrat@gmail.com

Rs.40/-

نوٹ: میثم رضاخانی اوراس کی مجلس تحقیق میں شامل رضاخانیوں کورسالہ مفت فراہم کیا جائے فروخت کنندہ یادوکاندار بعد میں اس کی قیمت ہم سے وصول کرسکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

اداریہ

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَایُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ (پارہ٦)

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے (کنزالایمان)

قارئین کرام! اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی حدیث ہے کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی تمام فرقے جہنم میں جائیں گے مگر ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے پوچھا یارسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہوگا؟ آقا ﷺ نے فرمایا "ما انا علیہ و اصحابی"۔ جس راہ پر میں اور میرے صحابہ ہوں اسی "راہ سنت" پر چلنے والے اور اسی "نور سنت" سے مستفیض ہونے والے ہی ناجی ہیں۔ دوستو! یہی ناجی فرقہ "اہل السنۃ والجماعۃ" کہلایا، جس نے ہر دور میں ان باطل فرقوں کا مقابلہ کیا جنہوں نے اپنی ریشہ دوانیوں سے اسلام کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔

اللہ عزوجل کے رسول پاک ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ

"الجهاد ماض الی یوم القیامۃ"

کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا معلوم ہوا کہ حق کے مقابلے میں باطل گروہ قیامت تک رہیں گے، اور ان کے خلاف حق والوں کا جہاد بھی قیامت تک جاری رہے گا، وہ جہاد خواہ تلوار کے ذریعہ ہو، خواہ قلم کے ذریعہ، خواہ تقریر کے ذریعہ ہو یا خواہ مال کے ذریعہ۔ جہاد صرف یہی نہیں کہ تلوار کے ذریعہ باطل کی گردن اڑادی جائے بلکہ تحریر وتقریر کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرنا بھی جہاد ہے کیونکہ خود پیارے آقا ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

افضل الجهاد کلمۃ حق عند سلطان جائر

الحمدللہ! اہلحق نے ہمیشہ باطل کے خلاف اس قلمی جہاد کو جاری رکھا وہ باطل خواہ رفض کی صورت میں آیا ہو، خواہ خارجیت کی صورت میں آیا ہو، خواہ یزیدیت کی صورت میں آیا ہو، خواہ اعتزال و باطنیت کی صورت میں آیا ہو، خواہ منکرین ختم نبوت ومنکرین حدیث کی صورت میں آیا ہو، یا خواہ بدعات کو ایک مذہب کا جامہ پہنا کر "بریلویت" کی صورت میں آیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ "بریلویت" انگریز دور میں جنم لینے والا وہ منحوس فرقہ ہے جس نے اہلسنت کو دوٹکڑوں میں تقسیم کرکے اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ کی گمراہی میں ڈال دیا یہ وہ منحوس فرقہ ہے جس کے ہوتے ہوئے امت مسلمہ کے اتحاد واتفاق کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ امت مسلمہ کے خلاف اس کے زہریلے مقاصد کو اسی وقت اہلسنت کی ذمہ دار شخصیات نے محسوس کرلیا تھا اور پھر ہر طرح سے اس باطل گروہ کا تعاقب کیا۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ حج کو جارہے ہیں بریلوی محدث مولوی دیدار نے موقع غنیمت جانتے ہوئے مناظرے کا چیلنج دے دیا کہ کون اس وقت میں آئے گا اور ہمیں بھاگ گئے بھاگ گئے کے نعرے لگانے کا موقع مل جائے گا، حضرت مولانا کے رفقاء کو

جب معلوم ہوا تو کہا کہ اس وقت حج پر جار ہے ہیں واپسی پر بات ہوگی مگر خلیل الملت حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتہ چلا تو کہلا بھیجا کہ ہم مناظرے کیلئے تیار ہیں مقام اور وقت کا تعین آپ کر لیں اور اپنے رفقاء سے فرمایا:

''یہ بھی تو ایک دینی کام ہے حج اگلے سال بھی ہو سکتا ہے''

(ملخصا تذکرۃ الخلیل: ص ۱۵۱)

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی نیا کام کر رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اکابر کو پڑھا ہی نہیں ان کے دینی مزاج کو سمجھا ہی نہیں، آخر فقیہ العصر مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا مرتضی حسن چاند پوری، مولانا منظور نعمانی، امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین نے کیا ساری زندگی ان بدعتیوں کا تعاقب نہ کیا؟ آپ ان کی کتب وسوانح پڑھیں کہ جب بھی اہل بدعت نے سر اٹھایا تو اس سر کو کچلنے کیلئے ہر اول دستے کے طور پر ان اکابر کا نام آپ کو تاریخ کے اوراق پر جگمگاتا نظر آئے گا۔ ہم بھی اپنے اکابر کے اسی رستے پر چلتے ہوئے ان دین فروشوں کا قلع قمع کرنے نکلے ہیں۔ کچھ عرصہ سے لاہور کے ایک ٹریفک پولیس کی ''ٹلانوازی'' کرنے والے میثم عباس رضوی (میثم اثم (گناہ) کے مادے سے اسم آلہ ہے اس بدبخت کا نام ہی گناہوں کا آلہ ہے) اپنی بدعتی پارٹی کے ساتھ مل کر گالم گلوچ کی زبان میں ایک طوفان بدتمیزی اہل حق کے خلاف کھڑا کیا ہوا ہے، الحمد للہ رضا خانی فرقے کے ذمہ دار لوگوں کو تو اہلحق کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہو سکے گی خود عورتوں کی طرح گھروں میں چھپ کر عورتوں کے منہ والے ایک جاہل ٹریفک پولیس کو آگے کر دیا کیونکہ انگریز سے ملا ہوا حکم لڑاؤ اور حکومت کرو پر بھی تو عمل کرنا ہے کہ اسی کے بل بوتے پر تو وہاں سے ڈالر آتے ہیں۔ قریبا ایک سال پہلے ان بدبختوں کا علمی محاسبہ کرتے ہوئے اہلحق کی طرف سے ''سیف حق'' نامی رسالہ شائع کیا گیا تھا جو الحمد للہ تا حال لا جواب ہے میثم رضا خانی اپنے جاہل حواریوں کو خوش کرنے کیلئے قریبا اپنے ہر رسالے میں یہ اعلان لگواتا رہا کہ سیف حق کا جواب جلد آرہا ہے اور آٹھویں شمارے میں یہ اعلان لگا دیا کہ اگلا شمارہ خصوصی شمارہ ہوگا جو ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور سیف حق کا جواب ہوگا میسیجز کے ذریعہ پورے پاکستان میں بھی اس کا خوب پروپگینڈا کیا گیا اور آخر طویل انتظار کے بعد نواں شمارہ بھی آ گیا مگر سیف حق کا جواب نہ آنا تھا اور نہ آیا۔ ''سیف حق'' نے نام نہاد ''کلمہ حق'' پر وہ کاری ضرب لگائی کہ میثم رضا خانی کو ایڈیٹر سے اپنا نام ہٹا کر وہاں ''عبد المصطفی'' لکھنا پڑا، نائب ایڈیٹر میں یوسف رضوی قصائی کا نام ہٹا کر غلام صدیق لکھنا پڑا، جن لوگوں نے بڑے فخر سے مجلس تحقیق کے عنوان سے کلمہ حق میں اپنے نام لکھوائے ان سب ناموں کا غائب کر دیا گیا، لاہور کا ایڈریس ہٹا کر کراچی کا ایڈریس لکھنا پڑا اور بیچارے کو رسالے میں مضمون لکھنے کیلئے مضمون نگاروں کے لالے پڑ گئے، چنانچہ شمارہ ۷ میں ۱۲ مضامین تھے جن میں سے ۷ مضامین ادھر ادھر کے رسالوں اور کتابوں سے لیکر رسالے کی بھرتی کی گئی، باقی تین مضامین خود میثم کے اور ایک مضمون ابوالحقائق رضا خانی کا غیر مقلدین کے خلاف قسط وار ہے جس کے متعلق قرین

قیاس یہی ہے کہ وہ خاص کلمہ حق کیلئے نہیں لکھا جارہا ہے، بلکہ پہلے سے لکھا ہوا ہے، شمارہ ۸ میں ۹ مضامین ہیں جن میں ۳ پھر رسالوں سے لیکر بھرتی کی گئی دو میثم کے اور ایک وسیم رضاخانی کا (جس کا جواب اس رسالے میں شامل ہے) اور ایک غیر مقلدین کے خلاف ''خر'' صاحب کا اور ایک وہی ابوالحقائق کا، شمارہ ۵ میں تبصرہ درس وغیرہا کو چھوڑ کر ۱۳ مضامین ہیں جن میں سے چار پھر دوسرے رسائل و کتب سے باقی کے ۵ مضامین خود میثم رضاخانی کے، ایک غلام مرتضی کا وہی قسط وار اور ایک شہزاد احمد کا، شمارہ ۶ میں ۸ مضامین جن میں سے چار پھر ادھر ادھر کی کتابوں ورسائل سے لیکر رسالے کے صفحات کالے کیے گئے، دو مضامین میثم کے اور ایک اسی ابوالحقائق کا قسط وار۔ حنیف قریشی رضاخانی تو اپنے مضمون کا منہ توڑ جواب ملنے کے بعد ایسا غائب ہوا جیسے میثم کے سر سے سینگھ کم سے کم اس بھگوڑے کے بھگوڑے شاگرد منیر حیدری کو ہی میدان میں آکر اپنے اس بھگوڑے استاد کا دفاع کرنا چاہیئے تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ دلائل سے بات کرنا یہ رضاخانیوں کے بس کا روگ ہی نہیں کہ یہ مردوں کا کام ہے اور احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

''وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے''۔ (ملفوظات: حصہ اول: ص ۱۳۱)

اب ہم سوال کرتے ہیں نام نہاد کلمہ حق کی مجلس تحقیق میں شامل دجال قریشی، انوار رضاخانی، غلام مرتضی رضاخانی دجال، کاشف اقبال رضاخانی، دجال ظہور رضاخانی، عمر فاروق رضاخانی، دجال تبسم رضاخانی، اور عرفان بٹ رضاخانی سے کہ وہ ''کلما طلاق'' کی قسم کھا کر کہیں کہ انہیں تمام دنیا مثل ہتھیلی کے نظر آتی ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اپنے دجال اعظم کے فتوے کی رو سے وہ ''مرد'' نہیں اس لئے کلمہ حق میں علمائے حق کے خلاف بھونکنے اور بکواس کرنے کے بجائے لاہور کی سڑکوں پر ڈھول کی تھاپ پر ٹھمکے لگا کر اپنا آبائی پیشہ اپنائیں۔ میثم باجی کا نام اس لئے نہیں لیا کہ وہ پہلے ہی چہرے سے ان سب کی ''گرو جی'' لگتی ہیں۔ الحمدللہ یہ سب ''سیف حق'' کی مار ہے مگر آپ نے وہ مثال تو سنی ہوگی کہ ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'' دلیل کا جواب دلیل سے دینا تو ان بدبختوں کے بس کا روگ نہیں ان کے بڑوں نے ان کو یہی سکھایا ہے کہ جب اہلحق کا مقابلہ ہو تو جان چھڑانے کا آسان طریقہ یہی ہے کہ ہر بات کے جواب میں کم سے کم درجن بھر گالیاں دے دینا اب وہ بیچارہ تمہیں گالیوں کا کیا جواب دے گا اور خاموش ہو جائے گا اور یوں تمہیں جیت گئے لاجواب کر دیا کہ نعرے لگانے کا موقع مل جائے گا اس لئے ہم نے بھی فیصلہ کیا کہ اب رضاخانیوں سے انہی کے اصول اور زبان میں بات کیجائے۔ اور اسی کی عملی صورت قصر رضاخانیت میں قہر برپا کر دینے والا یہ قسط وار رسالہ ''قہر حق'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آخر میں ہم گزارش کریں گے کہ شائد یہ رسالہ پڑھنے والے کچھ قارئین کو اس بات کا احساس ہو کہ ہم نے رسالے میں رضاخانی دجالوں کیلئے سخت زبان استعمال کی ہے مگر وہ کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے سے پہلے ذرا ایک نظر رضاخانی رسالے میں استعمال ہونے والی زبان پر بھی کرلیں کہ ہمیں کیوں بریلویوں سے اس زبان میں بات کرنا پڑی بطور مثال صرف چند گالیاں ملاحظہ ہوں:

"کذاب زمانہ امام المحرفین ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی۔۔جس نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے متعلق اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، مولوی حماد کی خباثت ہے، بندفہم اور بدعقل دیوبندی ہیں، دیوبندی دجال مولوی حماد (۳ بار یہ لفظ اس صفحہ پر لکھا)، مولوی حماد دیوبندی دجال، یہ مولوی حماد کا وہ سیاہ جھوٹ ہے اس پر جتنی بھی لعنت کی جائے کم ہے، دیوبندی کذاب، اپنے گرو دجال اعظم مولوی حسین احمد مدنی، دیوبندی اکابر نے اپنی ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے، دیوبندی دجال کو، حسین احمد مدنی دجال اعظم کا، مولوی حماد دیوبندی دجال، مولوی حماد نے یہاں صریح جھوٹ بول کر اپنے اعمال کو مزید سیاہ کیا، اپنے گرو دجال اعظم حسین احمد مدنی، دیوبندیوں کے ذہن میں چونکہ گند بھرا ہوا ہوتا ہے، دیوبندی کذاب، دیوبندی دجال، دیوبندی کذاب، دیوبندی دجال کذاب کا دوسرا اعتراض، دیوبندی دجال کے مبلغ علم، دیوبندی دجال، دیوبندی دجال جل جائے، دیوبندی دجال نے اعتراض کیا تھا، لعنت ایسے گندے دیوبندی مذہب پر، دیوبندی دجال نے، وہ بھی تمہاری طرح جہنمی کتا ہے، فیاض طارق دجال نے، (کلمہ حق شمارہ ۳۔ص ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۳۹، ۴۲، ۴۳، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۶۱، ۶۱)

دیوبندی مفتی مذکور نے اپنے خبث باطن کو، دیوبندی مفتی ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا جاہل اور کذاب ہے، دیوبندی خائن مفتی، بدباطن دیوبندی، دیوبندی جعلی مفتی جی، دیوبندی خائن مفتی نے، (کلمہ حق شمارہ نمبر ۶؛ ص ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۴)

کلمہ حق شمارہ ۴: ص ۴۰ پر دیوبندیوں کو: بدبخت، ملعون، کہا۔ اسی طرح ص ۸۶ پر ہے دیوبندیت کی کذ بیانیوں اوران کے منبع جہالت ہونے کا۔ دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں، مولوی اشرف علی کے چہرے کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا چہرہ تو سور کا بھی ہے، مولوی رشید احمد گنگوہی کے کان کی کیا تخصیص ایسا کان تو گدھے کا بھی ہے، مولوی ابوالوفاء کے دانت کی کیا تخصیص ہے، ایسا دانت تو کتے کا بھی ہے، الیاس کاندھلوی ایجنٹ برطانیہ، الیاس وظیفہ خوار برٹش کا، (کلمہ حق شمارہ ۷: ص ۲۵، ۲۷، ۳۷، ۳۸) مولوی الیاس گھمن دیوبندی دجال، گھمن کذاب، مولوی الیاس گھمن دیوبندی کذاب، دیوبندی کذاب گھمن جی، الیاس گھمن کی خباثت، اس خبیث نے اپنی خباثت، یہ مولوی الیاس کی خباثت قلبی ہے، مولوی الیاس گھمن دیوبندی خبیث نے، مولوی الیاس گھمن ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا کذاب اور خبیث شخص ہے، مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کی جہالتیں (کلمہ حق شمارہ نمبر ۸: ص ۳۱، ۳۴، ۳۸، ۴۱، ۴۳، ۴۶، ۵۵، ۴۲)

میثم دجال کی اولاد نے محترم ساجد خان نقشبندی صاحب کو اپنے نمبر 03134269574 سے مورخہ 23,24-3-2012 کو جو گالیاں دیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

(اگر بے غیرتوں کے سر پر سینگ ہوتے تو دیوبندیوں کے سروں پر بارہ سینگے سے بھی بڑے سینگ ہوتے)، (تو میرا بیٹا ہے او کے (محترم ساجد بھائی کو کہا جارہا ہے) جا اپنی ماں سے پوچھو وہ تجھے بتادیگی کہ تو ایک تھانیدار کی اولاد ہے اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ تو میرا بنا نکاح والا بیٹا ہے تجھے تکلیف ہوتی ہے لیکن جا اپنا DNA ٹیسٹ کروا تو میرا ہی نطفہ ہے لیکن آج کل اپنے باپ کے خلاف ہوگیا ہے)، (وہ رنڈیاں

تمہاری مائیں تھیں)، (بیٹا ساجد تمہاری دیوبندیوں کی میں نے ایسی گانڈ پھاڑ دی ہے کہ وہ قیامت تک نہیں سل سکتی)، (براۃ الابرار والے اعتراض نے تمہاری زبان اور گانڈ بند کردی ہے)

ہم کلمہ حق میں لکھنے والے حنیف قریشی، غلام مرتضی، کاشف اقبال اور دیگر خبیث رضاخانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا تمہیں اپنے مسلک کے دفاع کیلئے ایسے ہی گندے انڈے دستیاب ہو سکے ہیں؟ جن کی بے غیرتی کا یہ حال ہے کہ وہ فخریہ طور پر اپنا ''زانی'' ہونا تسلیم کررہے ہیں کیا تم میں سے کسی کو غیرت نہیں آتی کہ ایک زانی اور سنڈا اسے سے زیادہ گندی زبان اور ذہنیت والے شخص کی انگلی پکڑ کر اپنے مسلک کا دفاع کرنے چلے ہو؟

اس سب کے باوجود ہم نے صبر سے کام لیا مگر اب ہمارے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو چکا ہے نیشم دجال کی اولاد اور اس کے رسالے میں لکھنے والے دیگر دجال اور خبیث بریلوی اور دجال اعظم احمد رضا خان کی اولاد کان کھول کر سن لیں کہ اگر وہ دلائل کی زبان میں گفتگو نہیں کر سکتے اور دوسروں کو ماں بہن کی گالیاں دینا ہی اب حقانیت کی دلیل بن چکا ہے تو وہ رسالے لکھنے کے بجائے لاہور کی منڈی کا رخ کریں اور وہاں اپنا آبائی پیشہ جو ان کے گرو گھنٹال دجال اعظم احمد رضا خان اور دجال نقی علی کا تھا اس کو اپنائیں۔ ہم نے اس بار بھی حتی المقدور کوشش کی کہ ہاتھ ہلکا رکھا جائے کیونکہ رضاخانیوں والی زبان میں بات کرنے کیلئے تو ہمیں بریلی میں ان رنڈیوں کے زیر تربیت رہنا ہوگا جن کو بچپن میں احمد رضا خان اپنا ''آلہ شریف'' دکھا کر جنسانیت پر لیکچر دیتا تھا۔ بہر حال ہم نے اگر اس رسالے میں کہیں سخت زبان استعمال کی ہے تو وہ انتہائی مجبوری کی حالت میں صرف جواب آں غزل کے طور پر اگر رضاخانیوں کو اب بھی عقل نہ آئی تو اگلی بار ان کا وہ حشر کیا جائے گا کہ یہ ساری زندگی یاد رکھیں گے۔

قہر یزدان بر میثم رضوی شیطان

غلام مصطفیٰ نقشبندی مجددی

برادران اہل السنۃ والجماعت! اہل السنۃ والجماعۃ کے دلائل و براہین سے پریشان ہو کر میثم شیطان نے گالیوں کی زبان استعمال کرنے کی ٹھانی ہوئی ہے یہ میثم کے شکست کھانے کی بین دلیل ہے اور یہ زبان اس شیطان نے اپنے پاپائے رضویت دجالِ اعظم احمد رضا خان کی کتابوں سے سیکھی ہے، جس کی زبان پر گالیوں کا ہونا نعیم الدین مراد آبادی کو بھی اقرار ہے۔ بالآخر یہ جا کر شکایت بھی کر دیتے ہیں کہ آپ کی کتب میں لوگ کہتے ہیں گالیاں بھری ہیں اور فاضل بریلوی نے آگے سے قطعاً گالیوں کے نہ ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ دبے پاؤں اقرار کر لیا ہے دیکھئے "جہان مفتی اعظم"۔

ہم یہ سخت زبان اسی کے رسالے نام نہاد کلمہ حق جو دراصل کلمہ باطل ہے کو پڑھ کر ردعمل کے طور پر استعمال کر رہے۔ بہر کیف شمارہ نمبر ے میں **عرض ضروری** کے عنوان سے دو صفحے کالے کر کے اکابر اہل السنۃ کو کافر قرار دیا گیا ہے اور دلیل یہ دی ہے کہ انہوں نے شیخ عبدالحق محدث دھلویؒ کی عبارت نقل کر دی ہے اور آگے تبصرہ نقل نہیں کیا۔

(کلمہ حق شمارہ ۷ ص ۶۰ ملخصاً)

حالانکہ میثم شیطان سے لے کر ان کے پاپا رضا خان تک کوئی اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا کہ خلیل الملت حضرت شیخ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے یہ بات "مدارج النبوۃ" سے لی ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے یہ بات "اشعۃ اللمعات" سے نقل کی ہے اور وہاں روایت کی سند پر کوئی بحث نہیں ہے بلکہ حضرت شیخ دھلوی نے اس روایت کہ مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں سے استدلال کر کے ایک اور بات ثابت کی ہے اور جب محدث ایک روایت سے استدلال کر کے کوئی مسئلہ ثابت کرتا ہے تو یہ اس روایت کو تسلیم کرنے کی دلیل ہوتی ہے۔ تو جو فتوی ہمارے اکابرین پر میثم شیطان یا احمد رضا خان نے لگایا وہی شیخ دھلوی پر بھی لگائیں ورنہ منافقین کی صف میں اپنا شمار کرو۔

ہم یہاں شیخ علیہ الرحمۃ کی عبارت بعینہ نقل کر دیتے ہیں:

"بداں کہ ایں دیدن آنحضرت ﷺ از پس و پیش بطریق خرق عادت بود بوحی یا الہام و گاہ گاہ بود نہ دائم و موئد آن است آنچہ در خبر آمدہ است چوں ناقہ آنحضرت گم شد دور نیافت کہ کجا رفت منافقاں گفتند کہ محمد می گوید کہ خبر آسماں می رسانم و نمی داند کہ ناقہ او کجا است پس فرمودہ

آنحضرت واللہ من نمی دانم مگر آنچہ بدانا ند مرا پروردگار من
اکنوں بنمود مرا پروردگارکہ من وے درجائے چنیں وچناں
است ومہار دے درشاخ درخت بند شد است و نیز
فرمودہ کہ "من بشرم نمی دانم کہ درپس ایں دیوار چیست
یعنی بے نانیدن حق سبحانہ"۔

(اشعۃ اللمعات: ج ا: ص ۳۶۵، مکتبہ نوریہ رضویہ)

ترجمہ : جان لے کہ دیکھنا آنحضرت ﷺ کا آگے سے اور پیچھے سے بطور خرق
عادت تھا وحی اور الہام سے کبھی کبھی تھا نہ ہمیشہ اور اس کی تائید اس حدیث سے
ہوتی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی ناقہ مبارکہ گم ہوگئی تھی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ
کہاں گئی تو منافقوں نے کہا کہ محمد ﷺ کہتے ہیں کہ میں آسمان کی خبر دیتا ہوں اور
ان کو کچھ خبر نہیں کہ ناقہ کہاں ہے۔ تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم اللہ کی کہ
میں نہیں جانتا مگر وہ کہ پروردگار مجھ کو بتلا دے اب میرے پروردگار نے مجھ کو
بتلا دیا ہے کہ فلاں جگہ اس کی مہار ایک درخت کی شاخ میں بندھی ہوئی ہے اور
ایک یہ بھی کہ "حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بشر ہوں میں نہیں جانتا کہ اس دیوار
کے پیچھے کیا ہے یعنی بے بتلائے حق سبحانہ وتعالیٰ"۔

بریلوی ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں تو اس اعتراض سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو پاپائے بریلی احمد رضا خان کے ملفوظات میں منقول ہے کہ:

"ایک دفعہ جبرئیل کل حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو انتظار ہے کافی انتظار کے بعد جب باہر جا کر دیکھا تو جبرئیل باہر
تشریف فرما ہیں الخ۔۔"۔

(ملخصا ملفوظات ص ۳۵۴)

فاضل بریلی کے اس ملفوظ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ "دیوار کے پیچھے کون ہے" ورنہ انتظار کرنے کی کیا ضرورت تھی؟۔ اور نہ ہی اس بات کا علم تھا کہ چارپائی کے نیچے کیا ہے تو رضا خانیوں کو چاہئے کہ ہم پر بکواس کرنے سے پہلے اپنی چارپائی کے نیچے جھاڑو پھیریں۔ اب کفر کا فتویٰ میثم شیطان کا احمد رضا خان پر جائیگا اور یہی اہل بدعت کی علامت ان کے بڑوں نے لکھی ہے۔

اور غلام رسول سعیدی لکھتا ہے کہ:

"اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب آپ کی پشت پر نجاست رکھ دی گئی تو
پھر آپ کس طرح بدستور نماز پڑھتے رہے؟ صحیح جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کو علم

نہیں تھا کہ آپ کی پشت پر کیا چیز رکھی گئی ہے"۔

(شرح مسلم: ج۵: ص۵۶۴، فرید بک سٹال جنوری ۲۰۰۲)

لیجئے بقول آپ کے شارح مسلم کہ نبی کریم ﷺ کو تو اپنی پشت کا بھی علم نہیں تھا تو جب دیوار کے پیچھے کا علم نہ ماننا گستاخی ہے تو وہ شخص کتنا بڑا گستاخ ہے جو یہ کہتا ہے کہ نبی ﷺ کو اپنی پشت کی بھی خبر نہیں؟ جواب دو رضاخانیوں!!!

اور ذرا اس حدیث پر بھی غور کرنا جس میں آتا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا زکوۃ کا ایک مسئلہ نبی کریم ﷺ سے پوچھنے گئی اور آپ ﷺ کے دروازے پر کھڑی ہوگئی اور بلال کو مسئلہ پوچھنے کیلئے بھیجا اور ان کو یہ تاکید کی کہ "ولا تخبره من نحن" اور انہیں یہ مت بتلائے گا کہ ہم کون ہیں"۔

(مشکوۃ: ج۱: ص۱۷۲)

اب دیکھیں حضرت زینبؓ دروازے کے باہر سے بلالؓ کو کہہ رہی ہیں کہ ان کو بتلانا مت معلوم ہوا کہ صحابہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ بنارب کے بتلائے نبی کریم ﷺ کو دیوار تو کیا، دروازے کے باہر کیا ہے اس کا بھی علم نہیں ورنہ حضرت بلالؓ ضرور یہ کہتے کہ میں کیسے نہ بتلاؤں؟ اور انہیں نہ بتلانے کا فائدہ کیا ہے جب وہ ساری دنیا کو مثل ہتھیلی کے دیکھ رہے ہیں تم رضاخانی بتا تیرا صحابہ پر کیا فتوی ہے؟۔

اور آگے ایک بات مولانا رحمۃ اللہ مہاجر مکی کے حوالے سے لکھی ہے کہ ان کی بات ہرگز ہرگز نہ سنی جائے تو جواباً عرض ہے کہ یہ تمہاری کتاب کا حوالہ ہے جس کا جواب دینے کی قطعاً ہمیں ضرورت نہیں۔ البتہ اگر انوار ساطعہ نامی اپنی کتاب میں دیکھ لو جو تحریر ان کی طرف منسوب ہے اس میں صاف صاف موجود ہے کہ اس معاملے کو جتنا دبا سکتے ہو دباؤ۔ یعنی علماء دیوبند کے خلاف لکھنے سے گریز کرو۔ اگر تم وہ بات ٹھیک ہے تو یہ غلط اور اگر یہ ٹھیک ہے تو وہ غلط۔ اور آگے لکھا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے اوپر کفر کا الزام نہ اٹھا سکے، تو ہم یہی کہیں گے ہمارا بھی یہی دعویٰ ہے کہ فاضل بریلوی ساری زندگی الکوکب الیمانی علی اولاد الزوانی کا جواب نہ دے سکے جس میں ان کا مسلمان نہ ہونا ثابت کیا گیا اور انکی اولاد حرامی ثابت کی گئی اور آج تک کوئی رضاخانی چیلہ ان کو حلالی نہ ثابت کر سکا۔ باقی رہی حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی بات تو یہ بالکل رضاخانیوں کا جھوٹ ہے تفصیل کیلئے حفظ الایمان مطبوعہ دارالکتب کا مقدمہ دیکھئے۔ اس ساری شیطانیت کی قلعی کھل جائیگی۔

آخری عرض:

سنی بھائیوں! قادیانیوں، رافضیوں، بریلویوں، غیر مقلدین، چکڑالوی، جماعت المسلمین، خارجی سب سے اپنے ایمانوں کو بچائیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ رافضی، وخارجی آج کل شکل بدل کر رضاخانی روپ میں بھی آچکے ہیں۔ اس لئے اس فتنہ سے خاص طور پر اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔

سیف ربانی بر عنق رضا خانی

مولانا کاشف رضا قادری

قارئین ذی وقار! کلمہ حق شمارے کا ایڈیٹر جو عبدالمصطفیٰ رضوی ہے یہ اصل میں فاضل بریلوی کا چیلہ میثم رضوی ہے۔ سنیوں کی سیف کا اتنا اثر ہوا کہ اپنے نام سے بھی بھاگ گیا۔ میثم!! سنیوں کی سیف نے تمہارا جینا حرام کردیا ۔لواب یہ ''قہرحق'' بھی دوسرا رسالہ تیری گردن پر ہے اور انشاء اللہ خدائی قہر وغضب کے سامنے تیری ہمت نہیں کہ تو ٹھہر سکے۔ قارئین کرام! آج خارجیت کی بگڑی ہوئی شکل رضا خانیت ہے۔ یہ خارجیت کے فتوے بریلویت پر ہم نے اپنی طرف سے نہیں لگائے بلکہ ہم تو ناقل ہیں تمہاری کتب ضرب حسین ،سوئے حجاز، زبدۃ التحقیق میں اس قسم کے فتوے بریلویوں پر درج ہیں۔

خارجی اپنے علاوہ لوگوں کی تکفیر کرتے ہیں اور یہی بات رضا خانی شیاطین وخناس کہتے ہیں دیکھئے انوار شریعت ج ا ص ۱۴۰، فتاویٰ صدر الافاضل ص ۱۳۴، الصوارم الہندیہ ص ۱۳۸۔ بہرحال آج خارجیت کی تصویر بریلویت کی شکل میں نظر آتی ہے شاید کوئی یہ کہے کہ خارجی تو اہل بیت کے دشمن تھے یہ تو نہیں تو ہم جواب میں عرض کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی اہل بیت کی شان میں بکتے چلے جاتے ہیں۔

کیا یہ بات کہ:

(۱) ازواج مطہرات انبیاء کی قبور مطہرہ میں پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات)

(۲) ام المومنین حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایسے لفظ کہہ جاتیں تھیں اگر کوئی دوسرا کہے تو گردن ماری جائے (ملفوظات)

(۳) سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے چہرہ اقدس کے متعلق لکھا ہے کہ گلاب کی پتیاں خاک میں مل گئیں۔ (حیات صدر الافاضل)

(۴) تمہارے ملک کے جید عالم جس کی کتب پر تمہارے بڑے بڑوں نے تقاریظ لکھی ہیں اس نے واقعہ لکھا کربلا کا نام ''شہید ابن شہید'' رکھا۔ اس میں واقعہ یہ لکھا کہ سیدہ زینب کے سر سے چادر اتری ہوئی اور ان کے بال بکھرے ہوئے۔ اس پر تمہارے گھر کے ایک آدمی نے تبصرہ لکھا کہ

> ''کیا خاندان رسالت کی عظیم شاہزادی کا یہ عمل قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے صراحتہً خلاف نہیں ہے؟۔۔۔۔۔گویا صائم فیصل آبادی اس بے بنیاد عبارت سے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو قرآن وحدیث کے احکام کے خلاف کرنے والی ثابت کرنا چاہتا ہے''۔

(میزان الکتب ص ۶۳۴)

پھر آگے صائم چشتی کی اس بات کہ امام عالی مقام نے سکینہ کو گود میں لے کر آنکھوں کو صاف کیا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امام عالی مقام کی طرف انہیں منسوب کرنا کس قدر بے باکی اور گستاخی ہے (کیونکہ وہ شادی شدہ تھیں)''۔

(میزان ص ۶۳۴)

(۵) تمہارے ملک کے جید عالم افتخار الحسن زیدی نے ''خاک کربلا'' کتاب لکھی اس کے متعلق تبصرہ پڑھیں۔

''اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو بہت سی گستاخیوں (اہل بیت کرام کی) سے بھری پڑی ہے''۔ (میزان الکتب ص ۶۳۸)

اس دجال میثم یا کسی رضا خانی کے چیلے سے دو امر مطلوب ہیں:

۱۔ کیا خارجیت تمہارے اندر ہے یا نہیں؟

۲۔ افتخار الحسن زیدی، صائم چشتی اور ان کی کتب پر تقاریظ لکھنے والے بے ایمان ہیں یا تمہارا شیخ الحدیث محمد علی نقشبندی؟۔

القصہ ایسے بہت سے دلائل دیئے جا سکتے ہیں مگر ہم اختصار سے کام لیتے ہوئے اپنی بات کی طرف آتے ہیں کہ میثم کے گرو نے یہ الزام فخر المجاہدین شاہ اسماعیل شہیدؒ پر لگا دیا ہے وہ کہتے ہیں اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اس چیلہ شیطان وخناس کو ہم کہتے ہیں کہ اس کا جواب ہم بعد میں دیں گے پہلے یہ بتاؤ تمہارے گرو جی نے لکھا ہے کہ۔۔

''یہ حضرات تو توحید بتانے کیلئے تمام رسولوں سے بگڑے''۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷: ص ۱۵)

کیا یہ صرف لزوم کفر ہے؟ جو رسولوں سے بگڑ جائے اور گندی گالیاں دے تمہارے نزدیک مسلمان ہے کافر نہیں؟۔ اگر کفر ہے تو تیرا ابا دجال اعظم احمد رضا خان اس کو مسلمان کہتا ہے پہلے اپنے بڑے گرو جی کو کفر کے پھندے سے نکالو اور توبہ کی خبر کے مشہور ہونے کا عذر بھی ہم نہیں چلنے دیں گے کیونکہ تمہارے ابلیس کے شاگرد فاضل بریلوی (میثم اگر تم سیدنا آدم علیہ السلام کو ابلیس کا شاگرد (معلم التقریر ص: ۹۵۔ بتا سکتے ہو تو ہم فاضل بریلوی کو کیوں شیطان کا شاگرد نہیں بتا سکتے؟) نے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کی توبہ قبول ہی نہیں ہوتی (تمہید ایمان) تو پھر کافر نہ کہنا ایسے آدمی کو کفر نہ ہوا تو کیا اسلام ہوگا؟۔ اور اگر کفر نہیں تو ہم ایسے گندے مذہب پر لعنت بھیجتے ہیں جہاں رسولوں سے لڑائی لینا کفر نہیں عین ایمان ہو۔ شاہ شہید رحمہ اللہ کی عبارات کا تفصیلی جواب بعد میں پہلے اپنے پاپائے بریلی کو کفر سے نکالو۔

میثم کا چیف گرو لکھتا ہے:

نانوتوی کا شرک۔اور آگے کہتا ہے کہ وہ لکھتے ہیں معجزہ خاص ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے الخ۔دوسری طرف شاہ شہیدؒ کی عبارت لکھی ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ معجزہ کے تصرف کرنے کا اختیار نبی کو ہوتا ہے یہ شرک ہے (ملخصا کلمہ حق نمبر ۷ ص ۱۵،۱۶)

الجواب : بات دونوں بزرگوں کی ٹھیک ہے خاص معجزہ نبی پاک علیہ السلام کا قرآن یہ ہر وقت آپ کے پاس محفوظ تھا۔اور شاہ شہیدؒ نے عام معجزوں کی بات کی ہے۔حجۃ الاسلام نے خاص معجزے کی بات کی ہے اور فخر المجاہدین نے عام معجزوں کی بات ہے۔لہٰذا تعارض واشکال نہیں رہتا۔

میثم دجال کا یہ دجال گرو لکھتا ہے کہ:

''تھانوی صاحب کا شرک''۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا رسالہ شمائم امدادیہ: عباد اللہ وعباد الرسول کہتے ہیں ،دوسری طرف عبد النبی رکھنا شرک قرار دیا گیا ہے۔

(ملخصا کلمہ حق نمبر ۷: ص ۱۷)

الجواب

جو اندھا مادرزاد ہووے وہ شمس وقمر کو کیا سمجھے

حاجی صاحب رحمہ اللہ صوفی وبزرگ آدمی ہیں بزرگوں کے متعلق اپنے آباؤاجداد کے ملفوظات سن لیجئے:

(۱) آپ کے فانی صاحب لکھتے ہیں

''صوفیاء کی غلبہ حال واستغراق کی باتیں دین میں حجت نہیں ہیں''۔

(انوار احناف ص ۱۲۰)

(۲) شکیل عطاری لکھتے

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں صوفی کا عمل دین میں حجت نہیں''۔

(حاشیہ انوار احناف ص ۱۲۰)

(۳) مولوی فدا حسین کہتا ہے:

''بزرگوں کے غیر معتبر اقوال پر کان نہیں دھرے جاتے''۔(حق چار یار ص ۳۶۹)

(۴) حنیف قریشی کے چیلوں نے لکھا ہے:

''ملفوظات کے ذریعے صاحب ملفوظ پر طعن نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اکثر صوفیاء سے منسوب ملفوظات میں رطب ویابس کی بھرمار ہے''۔(روئیداد مناظرہ گستاخ کون ص ۵۳۰)

لہٰذا بزرگوں پر طعن وتشنیع بھی نہیں ان کی تقلید بھی نہیں۔اس لیے اعتراض کی ضرورت نہیں۔

میثم کا گرو جو جاہل معلوم ہوتا ہے وہ حضرت گنگوہی کے متعلق کہتا ہے کہ انہوں نے علم غیب تسلیم کرنے کو شرک نہیں کہا اور نہ تکفیر کی۔جبکہ شاہ شہید اور صاحب براہین علیہ الرحمۃ نے شرک کہا (ملخصاً کلمہ حق نمبر ۷ ص ۱۷،۱۸)

تو جواب یہ ہے کہ حضرت گنگوہی سے علم غیب یا علم محیط کی بات نہیں پوچھی گئی بلکہ ایک ضروری واقعہ کے

متعلق سوال ہوا جبکہ شاہ شہید نے تو کلی علم کی بات ہے اور یہی حضرت سہارنپوری کا موقف ہے کہ زمین کا علم محیط نبی پاک علیہ السلام کیلئے ماننا شرک ہے اور شیطان کیلئے اس کے دائرہ کار کے علم پر قیاس کر کے آپ علیہ السلام کیلئے علم محیط ماننا غلط ہے کیونکہ شیطانی سوچ کہ ''شیطان پر نبی علیہ السلام کو قیاس کرنا'''' شیاطین بریلویہ'' کی ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مسلمانان عالم کی لہٰذا اعتراض نہ رہا۔

آخر میں پھر شاہ شہید رحمہ اللہ پر یہ خناس میثم کا دجال گرو بات لے گیا ہے کہ انہوں نے یہ لکھا ہے وہ لکھا ہے۔۔اصولی بات یہ ہے کہ شاہ صاحب کو تم نے مسلمان لکھا ہے پہلے اس کا جواب دو کہ اگر وہ گستاخ تھے تو ایک گستاخ کو مسلمان لکھنے والا خود کیسے مسلمان ہو گیا؟ پہلے اس کا جواب دو۔ مزید گرو جی کا چیلہ میثم شیطان توجہ کرے کہ اس کا ایک اور گرو لکھتا ہے کہ:

> ''ظاہر ہے کہ انسان قادر ہے تو صرف کذب انسانی پر نہ کہ معاذ اللہ کذب ربانی پر اور شک نہیں کہ کذب انسانی ضرور قدرت ربانی میں ہے''۔(استمداد: ص ۳۶)

دوسرا گرو یعنی احمد رضا خان لکھتا ہے:

> ''یہ قضیہ بے شک حق تھا کہ جس پر انسان قادر ہے ان سب اور اس کے علاوہ نامتناہی اشیاء پر مولیٰ عزوجل قادر ہے''۔(اللہ جھوٹ سے پاک ہے: ص ۱۵۰)۔ایک جگہ یوں ہے
> ''ہم اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ عین مقدورات عبد پر بھی قادر ہے''۔ (ایضاً ص ۱۴۹)

ایک جگہ یوں ہے:

> ''کذب ہو یا صدق کفر ہو یا ایمان حسن ہو یا قبیح طاعت ہو یا عصیان انسان سے جو کچھ واقع ہوگا وہ اللہ ہی کا مقدور اللہ ہی کا مخلوق ہوگا''۔(ایضا: ص ۱۴۷)

آپ کے بڑے گرو صاحب نے انبیاء علیہم السلام کے کذب ممکن بالذات تسلیم کیا ہے۔
(دیکھیئے اللہ جھوٹ سے پاک ہے: ص ۵۱)۔

تو اب ہے کوئی رضا خانی دجال جو اٹھے اور ان عبارات پر بھی اسی خناسیت کا اظہار کرے جو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کی گئی ہیں؟ یا یہاں وہی رضا خانیت والی منافقت کا اظہار کیا جائے گا؟۔

میثم دجال کی طرف سے مولانا عبداللہ شہید رحمہ اللہ پر معاذ اللہ یزیدی ہونے کا الزام

ڈاکٹر عبدالرحمٰن مدنی نقشبندی

بریلوی رسالے کے ایک دجال ایڈیٹر اور کلین شیو لعنت کا مستحق (احمد رضا خان نے داڑھی مونڈھنے والے کے متعلق ملفوظات میں یہی لکھا ہے) لاہور کا رہنے والا ٹریفک پولیس میثم عباس رضوی رافضی دجال نے اپنے بدنام زمانہ رسالے "کلمہ حق" کے شمارے نمبر ۴ میں حیدر آباد سے شائع ہونے والے ایک رسالے کے حوالے سے یہ الزام مولانا عبداللہ مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد پر لگایا ہے کہ وہ ہمیشہ یزید کی حمایت کرتے اور اہل بیت کی تنقیص کرتے تھے، وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتابیں منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آنمرحوم پر الزام نہیں بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا، خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ بھی اپنے ماہنامے 'حق چار یار' میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں"۔ (ملخصا کلمہ حق)

پہلی بات تو یہ کہ جب ہم مولوی اقتدار خان نعیمی، یا ابوالخیر حیدر آبادی، یا طاہر القادری کا کوئی حوالہ ان رضاخانیوں کے سامنے پیش کریں تو فوراً سیخ پا ہو جاتے ہیں کہ ہمارا معتبر عالم نہیں تو جواب طلب امر یہ ہے کہ "محمد موسیٰ بھٹو" جس کے رسالے کا حوالہ پیش کیا گیا سنی مسلک میں اس کا کیا مقام ہے؟ اور کیا اس شخص کا تعلق ہمارے اکابرین سے ہے؟ اگر اس قسم کے لوگوں کے حوالے حجت ہیں تو اقتدار، ابوالخیر، اور طاہر الپادری کے حوالے حجت کیوں نہیں؟ تم نے خود ابوالخیر کی ایک بات کے متعلق لکھا کہ یہ اس کی بکواس ہے تو اگر جمعیت علماء اسلام کے ایک ذمہ دار آدمی کی بات بھی بقول تیرے بکواس ہو سکتی ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ محمد موسیٰ بھٹو حیدر آبادی کی بکواس ہے۔

پھر محمد موسیٰ صاحب کی دیانت کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ وہ کسی اور کا مضمون بعینہ اپنے نام پر شائع کرتے ہیں جس پر جتنا بھی افسوس کر لیا جائے کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مضمون مولوی سعید خان اسلام آبادی کا ہے اسی نے یہ اعتراضات کئے تھے اور اسی وقت حضرت مولانا عبداللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ۱۱ سال تک رہنے والے مفتی ریاض صاحب مدظلہ العالی جو جامعہ فریدیہ اسلام آباد کے نائب مفتی تھے نے جواب دیا (آج کل حضرت آسٹریلیا میں مقیم ہیں) ہم مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب آپ کے سامنے بعینہ نقل کر دیتے ہیں:

جواب مفتی ریاض صاحب، سابق نائب مفتی دارالافتاء، جامعہ فریدیہ، اسلام آباد:

دینی حلقوں اور اکابر علما کے ہاں مولانا شہید رحمہ اللہ کی جو حیثیت تھی اور اللہ نے ان سے جو اپنے دین کا

کام لیا' وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، ان کے متعلق اکابر علماء کے خیالات بہت سے رسالوں کتابوں میں چھپ چکے اوران پر کئے گئے بزرگوں کے تحریری اعتماد کوانکی سوانح عمری میں بھی جمع کیا گیا ہے، اس سب مواد کی موجودگی میں میرے کسی لمبے چوڑے جوابات کی چنداں ضرورت نہیں، لیکن میں پھر بھی چند ضروری باتیں عرض کر دیتا ہوں۔

اعتراض: مولانا عبداللہ مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت کرتے اور اہل بیت کی تنقیص کرتے تھے:

حقیقت میں یہ اعتراض مولانا مرحوم پر محض بہتان ہے، اور لگانے والے کو ہی مشکوک بنا رہا ہے۔، مولانا مرحوم کا یزید کے بارے میں موقف وہی اعتدال والا اور اہل السنّت والجماعت والا تھا، اسکی شہادت میں مولانا کا وہ خطبہ ہی کافی ہے جو وہ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ قارئین اس سے انکے مسلک کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

'وقال علیه السلام فی سیدنا معاویه رضی الله عنه، اللهم اجعله هادیامهدیا اوهدبه ، وصلی الله علی جمیع الصحابة والتابعین خصوصا علی ازواج النبی صلی علیه وسلم وعلی بناته الاربعة زینب و رقیه وام کلثوم وفاطمة وعلی سیدالشهدآء حمزة وعلی سیدی الشباب اهل جنة الحسن والحسین رضی الله عنهم۔۔۔۔"

میں نے پورا خطبہ درج نہیں کیا، (پورا خطبہ حیات شہید اسلام: ص ۲۴۳ تا ۲۴۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔از مدنی) جسمیں اور بہت سی حدیثیں ہیں، شاید عام لوگوں کے لیے اہل بیت کے بارے میں جمعہ کے خطبے میں یہ پڑھنا ممکن بھی نہ ہو جو وہ ساری زندگی پڑھتے رہے۔ کیا کوئی انصاف پسند اور باہوش آدمی اس خطبہ کو پڑھنے کے بعد یہ کہہ سکتا ہے کہ مولانا شہید اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے؟۔ کیا یزید کا حامی اور اہل بیت کی تنقیص کرنے والا کوئی آدمی ان جملوں کو ہر جمعہ اپنے خطبہ کا حصہ بنانا گوارہ کر سکتا ہے؟

اس خطبہ سے تو تمام صحابہ، اہل بیت اور حضرت معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اظہار محبت اور انکے بارے میں اعتدال پسندی اور انکے بارے میں افراط وتفریط سے بچ کر چلنے کا درس ملتا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ جو آدمی اہل بیت کا مخالف ہو، اسکی زبان سے اہل بیت کی تعریف نہیں ہو سکتی، بلکہ وہ یزید کی تعریف میں ہی رطب اللسان رہتا، اگر تعریف نہیں تو کم از کم اسکا تذکرہ تو ضرور کرتا۔ مجھے الحمداللہ گیارہ سال تک جامعہ میں پڑھانے اور مولانا شہید کی مجالس میں اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملا، جس کی بنا پر میں حلفا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اہلبیت کی تعریف تو ہمیشہ سنی، یزید یا یزیدی لشکر کی تعریف کبھی نہیں سنی، مذکورہ بہتان تو حب علی کے پردے میں بغض معاویہ کا مظاہرہ ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ایک آدمی یزیدی ہو کر بھی یزید کے بارے میں خاموش رہتا ہے اور اہل بیت کی تعریف ہر جمعہ اپنے خطبہ میں کرتا ہے، ایسا آدمی

تو اپنے آپ کو یزیدی کہے تب بھی کوئی ماننے کو تیار نہیں ہوگا۔ کیا مولانا شہید پر ناصبی یزیدی ہونے کا الزام لگانا حقیقت کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

لال مسجد میں نماز پڑھنے والے اور اہل علاقہ جانتے ہیں کہ مولانا اہل بیت کے کتنے مداح تھے، اس سلسلے میں بہت سے واقعات بھی پیش آتے رہتے تھے، جن میں مولانا مرحوم کے اہل بیت کے بارے میں وعظ سن کر اسلام آباد کے مشہور ہسپتال پمز کے ایک رافضی ڈاکٹر کا رافضیت سے تائب ہونے کا واقعہ مشہور ہے۔

اعتراض: مولانا شہید کراچی اور لاہور سے ناصبیوں یزیدیوں کی کتابیں منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔

معلوم نہیں معترض کس کتاب کی بات کر رہے ہیں، میرے سمیت جامعہ فریدیہ کا کوئی بھی پرانا استاد حلفا کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی مسجد یا مدرسہ میں یزید کے حق میں کوئی کتاب یا پمفلٹ تقسیم ہوتے نہیں دیکھا۔ ہاں لال مسجد کے باہر ہر مسلک کے لوگ اپنے اپنے پمفلٹ تقسیم کرتے تھے اور کرتے ہیں، جسکو روکنا مولانا کے بس میں نہیں اور نہ اسکی ذمہ داری لال مسجد کی انتظامیہ پر آتی ہے۔ اگر باہر کسی نے کوئی اس طرح کی کتاب تقسیم کی تھی تو اس الزام کو مولانا شہید پر تھوپنا، یا یہ کہنا کہ مولانا خود یہ کرواتے تھے، کہاں کا انصاف ہے؟۔

اعتراض: مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا، خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، مولانا مظہر حسین رحمہ اللہ بھی اپنے ماہنامے 'حق چار یار' میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم کا مولانا مظہر حسین کے ساتھ شروع میں اختلاف رہا تھا جو کہ بعد میں دور ہوگیا تھا۔ اس اختلاف کی وجہ یہ بنی تھی کہ جامعہ کے ایک استاد نے کربلا کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس پر مولانا مظہر حسین کو اختلاف تھا اور انہوں نے مولانا عبداللہ شہید سے یہ مطالبہ کیا کہ اس استاد کو جامعہ سے فارغ کر دیا جائے، اس پر مولانا تیار نہیں تھے کیونکہ اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی گئی تھی جو ہمارے اکابر کے مسلک کے خلاف ہو، یا جس سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا ہو یا فاسق وفاجر بن گیا ہو۔ محض دونوں کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد پر مولانا مرحوم کو ناصبی یزیدی قرار دے دینا ناانصافی اور بہت بڑا الزام ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ دونوں عالم دین تھے علماء کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہونا کوئی عجیب بات نہیں، اور یہاں اختلاف بھی کفر اسلام یا حلال حرام کے مسئلہ پر نہیں تھا بلکہ بنیاد ایک غلط فہمی تھی۔ اس ناراضگی کو دور کرنے کے لیے دونوں کے درمیان بعد میں بھی خط وکتابت چلتی رہی، اور مولانا قاضی صاحب رحمہ اللہ سے ملاقات کے لیے بھی جاتے، یہاں تک کہ ایک دفعہ جیل میں بھی جا کر ان سے ملاقات کی، اور شہادت کے ایام میں بھی ملاقات ہوتی رہی، مولانا جب بھی ان سے مل کر آتے تو ہمارے سامنے اسکا تذکرہ ضرور کرتے تھے، جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مولانا کی غلط فہمی دور ہوگئی تھی، مزید مولانا عبداللہ رحمہ اللہ کی سوانح عمری میں مولانا فیاض خان سواتی ابن مولانا عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ جنکا مولانا

مظہر حسین رحمہ اللہ کے ساتھ انتہائی گہرا اور قریبی تعلق تھا' کا مولانا عبداللہ شہید رحمہ اللہ کے بارے میں لکھے گئے مضمون پڑھنے سے بھی دونوں بزرگوں کے درمیان قلبی تعلق کا پتا چل سکتا ہے۔

مفتی صاحب کا جواب یہاں ختم ہوا۔مزید اتمام حجت کیلئے فقیر یہاں مولانا عبدالعزیز ابن مولانا عبداللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ہونے والی گفتگو من وعن پیش کر رہا ہے:

مولانا۔۔۔۔۔عبدالعزیز بات کر رہا ہوں۔۔۔

فقیر: جی۔۔کیسی طبعیت ہے۔۔۔خیریت سے ہیں ٹھیک ہیں۔۔۔؟

مولانا۔۔۔ جی الحمدللہ۔۔۔

فقیر: میں نے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔

مولانا۔۔۔ جی۔۔۔

فقیر: یہاں پر کچھ ہمارے علاقے میں اہل بدعت۔۔۔یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ آپ کے والد مولانا عبداللہ شہید صاحب۔۔۔وہ یزید کے متعلق کتابیں منگواتے تھے۔۔۔اور اس سلسلے میں انہوں نے ''بیداری مئی ۲۰۱۰ کا شمارہ ہے۔۔۔۔یہ ہے شمارہ۔۔۔۔محمد موسیٰ۔۔کوئی محمد موسیٰ بھٹو ہے۔۔۔۔تو آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں۔۔۔کہ وہ لوگ شور کر رہے ہیں۔۔۔کہ معاذ اللہ آپ کے والد یزیدی وغیرہ ہیں۔۔۔تو کیا آپ کے علم میں ایسی کوئی بات ہے۔۔۔کہ مولانا عبداللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ یزید کی حمایت میں کتابیں وغیرہ منگوایا کرتے تھے۔۔۔

ع: ۔۔۔یہ پروپیگنڈا ہے سارا۔۔۔۔۔۔

فقیر: جی مولانا عبدالعزیز صاحب بات کر رہے ہیں۔۔۔؟

ع: ۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔

فقیر: معذرت چاہتا ہوں لائن کٹ گئی تھی میری۔۔۔اچھا آپ۔۔۔یعنی یہ اس سب کو پروپیگنڈا کہہ رہے ہیں۔۔۔تو ان حضرات کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے۔۔۔جو یہ جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔۔۔یہ بیداری مئی ۲۰۱۰ کا، رسالہ ہے محمد موسیٰ بھٹو۔۔۔ان کو اگر آپ کوئی پیغام دینا چاہیں جو اس طرح کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔۔آپ کے والد صاحب کے خلاف۔۔۔

ع: ۔۔۔دیکھیں میں اس بارے میں یہی پیغام دینا چاہوں گا۔۔کہ اس وقت مسلم امہ کے مسائل ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ۔۔۔بڑھ کر ہیں کہ ہم ان بحثوں میں پڑیں۔۔۔اور یہ بلاوجہ مولانا کے خلاف پروپیگنڈا ہے۔۔۔کہ مولانا ایسی کتابیں فروخت کرتے تھے۔۔۔یا لال مسجد میں تقسیم کیا کرتے تھے۔۔۔اگر ایسا ہوتا تو یزید کے حق میں مولانا کی کوئی تقریر ہوتی۔۔۔لیکن قطعاً ایسا نہیں۔۔۔ہے کہ مولانا کی کوئی تقریر اس حوالے سے کوئی پیش کر سکے۔۔۔۔یا مولانا کا کوئی رسالہ لکھا ہوا ہو۔۔۔یا مولانا ایسی کتابیں تقسیم کرتے تھے۔۔۔یہ سب پروپیگنڈا ہے۔۔۔

فقیر: اچھا جی بڑی مہربانی ہم نے یہی وضاحت آپ سے پوچھنی تھی۔۔کیونکہ وہ شور کر رہے ہیں۔۔۔مولانا ایسے تھے۔۔۔

ع: ۔۔دیکھیں اگر ایسا ہوتا تو کوئی میری تقریر ہوتی۔۔۔علامہ غازی کی کوئی تقریر ہوتی۔۔۔ میری تقریر ہے؟؟؟؟؟ مولانا عبداللہ شہید کی کوئی تقریر ہے؟؟؟؟۔۔۔تو بہر حال۔۔۔اس کے کفر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔۔۔لیکن اس کیلئے۔۔۔کہ اس کے حق میں کوئی تقریر ہے۔۔۔یا ان کے حق میں کتابیں لکھنا۔۔۔یا تقسیم کرتے تھے۔۔۔یہ غلط ہے۔۔۔۔پروپگینڈا ہے۔۔

فقیر: بس۔۔۔حضرت ہم نے کہا کہ چلیں آپ سے ایک وضاحت لے لیں۔۔۔تاکہ یہ ریکارڈ پر ایک بات آجائے۔۔۔کہ جو شر پسند ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

ع: ۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں۔۔۔جن کا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔۔۔بلا وجہ ایسے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔۔۔کوئی کام تو ہے نہیں۔۔۔۔دین کا کوئی کام تو ہے نہیں۔۔۔

فقیر: بالکل بالکل۔۔۔اچھا جی بڑی مہربانی۔۔۔آپ ہمیں دعاؤں میں خصوصی طور پر یاد رکھیں۔

یہاں مولانا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صاف طور پر اس بات کا رد کیا کہ میرے والد اور استاد معاذ اللہ یزید کے حمایتی تھے یا یزید کے حق میں کتابیں تقسیم کرتے تھے، اور مولوی نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ:

مولانا غلام مہر علی صاحب مدظلہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کے بالواسطہ شاگرد ہیں تو وہ ان کے مذہب کے بارے میں سرفراز سے بہتر جانتے ہیں"۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: حصہ اول، ص ۵۱)

تو مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی مولانا عبداللہ صاحب شہید کے بلاواسطہ شاگرد ہیں وہ ان کا مذہب میثم دجال سے زیادہ جانتے ہیں۔

ایک اور جگہ سیالوی لکھتا ہے کہ:

"مولانا دیدار علی شاہ محدث الوری کا نظریہ الرشید والے کی نسبت ان کی اولاد امجاد بہتر جانتی ہے"۔(ایضا: ص ۶۱)

تو دجال میثم مولانا عبداللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ سعید خان اسلام آبادی اور محمد موسیٰ بھٹو حیدر آبادی کے مقابلے میں ان کی اولاد و امجاد زیادہ بہتر جانتی ہے۔

باقی "حیات سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ" پر تقاریظ یا مولانا عبداللہ صاحب کا خط اسی طرح جعلی ہے جس طرح "رشید ابن رشید" نامی کتاب پر جعلی تقاریظ ہیں اور جس طرح احمد سعید کاظمی کی تقریظ بقول تمہارے دیوان محمدی پر جعلی ہے۔اور اس کتاب پر مولانا عبداللہ صاحب کا خط نقل کیا گیا ہے اور خط کا تو ویسے بھی میثم دجال کے مذہب میں کوئی اعتبار نہیں (ملفوظات)۔

آگے میثم نے اپنی جہالت اور خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ یزیدی فتنہ دیوبندیت میں پھیل رہا ہے تو اگر بعض جاہل و ناواقف لوگ اپنی جہالت وکم فہمی کی وجہ سے اس فتنے میں مبتلا ہو رہے ہیں تو اس میں ''مسلک'' کا کیا قصور؟ کل کو اگر میثم رضاخانی کی الٹی عقل سے کوئی میثم کا عیسائی یا ہندو بھائی مسلمانوں کو شراب پیتا ہوا یا زنا کرتا ہوا دیکھے تو وہ یہ اعتراض کرنے لگ جائے کہ اسلام میں معاذ اللہ زنا اور شراب کو فروغ مل رہا ہے تو کیا میثم اس سلسلے میں اسلام کو قصوروار ٹھرائیے گا؟ تف ہے تیری جہالت اور تعصب پر۔ تیرے مذہب کا کمپوڈر احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

''فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے ''بزرگ'' بغض معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔ اہل دل حضرات اس حالت پر خون کے آنسو روتے ہیں''۔

(امیر معاویہؓ پر ایک نظر: ص ۱۳، قادری پبلشرز لاہور)

تمہارا پاپائے گجرات کہتا ہے کہ ''سنی کہلانے والے بزرگ'' اور میلسی میں رہنے والا تیرا رضاخانی دجال مولوی حسن علی رضوی ''بزرگ'' کی تشریح ''نبی و رسول، صحابی و ولی'' سے کرتا ہے۔

(وصایا شریف: ص ۴۵)

اب کر!!! اپنے اس ابا پر بھی اسی طرح کی بکواس جو کہتا ہے کہ معاذ اللہ صحابہ اور ولی بھی بغض معاویہ میں مبتلا ہیں۔ پہلے اپنے گھر کا گند صاف کر پھر کہیں اور اپنی دجالیت کا مظاہرہ کرنا، فی الحال تیری طبعیت صاف کرنے کیلئے یہ چند حوالے اور مختصر جواب دیا ہے اگر پھر بھی افاقہ نہ ہو تو تیرے جیسوں کی خدمت کیلئے ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

احمد رضاخان کا ادبی لطیفہ اور رضاخانی علامہ صاحب

ظفر الدین لکھتا ہے کہ: ''مولوی خرم علی صاحب بلہوری ایک مشہور وہابی ہیں ان کی ایک کتاب مشہور مشرک گر ہے ، جسکا نام نصیحۃ المسلمین ہے۔۔۔ مطبع والے نے مصنف کا نام اس طرح ملا کر لکھا ''خرمعلی''۔ میں نے جس زمانے میں حضرت کا کتب خانہ درست کرنا شروع کیا۔۔۔ مصنف کا نام ''خرِ معلّٰی'' دیکھ کر سمجھا کوئی کتاب مذاق کی ہے ۔۔۔ مصنف کا نام کاتب نے بد املا لکھا خرم کی ''م'' کو ''علی'' میں ملا کر ''معلّٰی'' کی شکل کا لکھا۔ اعلیٰ حضرت نے اس پر اعراب لگا دیا۔ (حیات اعلیٰ حضرت: ج ۱: ص ۲۴۲۔ عنوان ادبی لطیفے) اس حوالے سے معلوم ہوا کہ جس شخص کا نام ''خرم'' ہو اس کو ''خر (گدھا) پڑھنا لکھنا احمد رضاخان کے ہاں ادبی لطیفہ کہلایا جاتا اب ذرا کلمہ حق شمارہ ۸ کی فہرست میں نمبر ۸ پر دیکھیں ایک مضمون نگار کا نام ''علامہ ابوالحسن محمد ''خرم'' رضا قادری'' لکھا ہے تو اب اگر یہ علامہ واقعی اعلیٰ حضرت کے ماننے والے ہیں تو آئیندہ سے اپنے نام کو ''خرم'' لکھنے کے بجائے ''خر'' لکھا کریں اور فخر سے کہیں میں ''علامہ گدھا رضا'' ہوں اور مجھے اپنے ''گدھے'' ہونے پر فخر ہے کیونکہ یہ لقب میرے باپ نے مجھے دیا ہے اگر ایسا نہ کریں گے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ اپنے باپ کی نمک حرامی کر رہے ہیں۔

نام نہاد کلمہ حق فتووں کی زد میں

(قسط اول)

پروفیسر صبغت اللہ راشدی نقشبندی مجددی

قارئین کرام! بانی بریلویت احمد رضا خان کے متعلق عام عوامی تاثر یہی تھا کہ اس نے بریلی میں کفر ساز مشین گن نصب کی ہوئی ہے (انوار رضا) اس کے مرنے کے بعد اس شخص کو ماننے والی بھیڑوں نے اس کفر ساز مشین گن کو ایسا چلایا کہ نہ اپنے بچے نہ پرائے اس کی تازہ ترین مثال بریلوی مغلظات نامہ اور سنڈ اس سے بھی زیادہ بدبودار رسالہ نام نہاد "کلمہ حق لاہور" ہے علمائے اہلسنت کے بغض نے انہیں ایسا بدحواس کر دیا کہ ان کے بدبودار قلموں سے نہ اپنے محفوظ رہ سکے نہ خود بچ سکے اس مضمون میں ہم صرف چند حوالے نقل کریں گے۔

حوالہ نمبرا:

اس رسالے میں لکھا ہے کہ:

> مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ حافظ عنایت علی شاہ دیوبندی نے حضور ﷺ کو بہروپیا کہا نعوذ باللہ۔ جو کہ حضور علیہ السلام کی شدید گستاخی ہے۔

(کلمہ حق: شمارہ نمبر ۴، ص ۱۴)

گویا جو نبی کریم ﷺ کو بہروپیا کہے وہ گستاخ ہے اور گستاخ کے متعلق خود کلمہ حق میں لکھا ہے کہ اس کی اصل میں خطاء ہے وہ حرامی ہے نار جہنم کا مستحق ہے۔ اب ذرا بریلوی اپنے گھر کی خبر لیں غلام معین الدین آف گولڑہ شریف نبی کریم ﷺ کے متعلق لکھتا ہے کہ:

ہر ایک رنگ میں الٰہی رنگت دکھا کر
زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

(اسرار المشتاق: ص ۲۷)

اس کتاب کا تعارف بریلوی استاد العلماء فیض احمد گولڑوی نے لکھا ہے۔ اب اگر کلمہ حق میں لکھنے والے واقعی حلالی ہیں اور خود کو عاشق رسول ﷺ کہتے ہیں تو اس کتاب کو لکھنے والے اس کی تائید کرنے والے اس کو چھاپنے والے سب کے متعلق اپنے اگلے شمارے میں یہ فتویٰ شائع کریں کہ یہ سب کافر جہنمی ولد الزنا ہیں اگر نہیں تو اس گستاخی پر خاموش رہ کر کلمہ حق کی انتظامیہ نے خود اپنا کافر ہونا تسلیم کر لیا۔

حوالہ نمبر ۲:

مولوی ابوالباطل غلام مرتضیٰ لکھتا ہے کہ:

جو آپ کی بشریت مقدسہ کا مطلقا انکار کرے ہمارے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر۴ :ص ۲۷)

جبکہ ساقی صاحب کے مذہب کے کمپوڈر احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ان کو بشر ماننا ایمان نہیں"۔ (تفسیر نعیمی: ج ا،ص ۱۰۰)

جبکہ کمپوڈر صاحب کے استاد نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے کہ:

"اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا"۔

(خزائن العرفان: ص۲)

اب جس لفظ میں فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے جس لفظ کو ماننا ایمان نہیں یعنی بے ایمانی ہو جس لفظ پر قرآن میں کفر کا فتویٰ لگے یہ ساقی کہتا ہے کہ اس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب میثم رضا خانی جواب دے کہ ہم ساقی کا فتویٰ مانئے یا آپ کے پچھلے آباواجداد کے فتووں کو آپ کا جماعتی موقف تسلیم کریں؟۔

حوالہ نمبر۳:

کلمہ حق میں لکھنے والا ابوالہوس ذوالفقار رضوی بھگوڑا جو یوٹیوب پر مفتی حماد احمد صاحب مدظلہ العالی کو چیلنج دینے آیا اور جہالت کا یہ عالم کے فتاوی رضویہ کا خطبہ بھی صحیح نہ پڑھ سکا اور اعراب کی غلطی کر گیا اور جب منہ توڑ جواب ملا تو اب تک ایسے غائب ہے جیسے احمد رضا خان کے دل سے ایمان لکھتا ہے کہ:

"وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسے بدطینت افراد بھی آئے جو خود کو مسلم و مومن کہلواتے لیکن حقیقت میں وہ اسلام سے عناد و عداوت رکھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی زشت خوئی کے باعث دین اسلام (جو کہ امن کا پیامبر ہے) میں تفرقہ بازی، فتنہ و فساد اور جنگ و جدال برپا کر دیا جس کی وجہ سے اہل اسلام کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے"۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر۴: ص ۳۸)

آئے ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ وہ بدطینت اور اسلام سے عناد و بغض رکھنے والا بد باطن شخص کون تھا مانا میاں بریلوی لکھتا ہے کہ:

"مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ دو مستقل مکتبہ فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی"۔

(سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی: ص ۸)

معلوم ہو کہ اہل اسلام میں تفرقہ بازی کا یہ بیج بریلی کے خان جی نے بویا اب رضوی بھگوڑے اگر تجھ میں

غیرت ہے تو لگا یہی فتوے اپنے ابا حضور پر۔

ذوالفقار رضوی کے چیلنج کا جواب:

یہ بھگوڑا رافضی لکھتا ہے کہ:

> فقیر سید ذوالفقار رضوی تمام دیوبند وہابی علماء کو چیلنج کرتا ہے تمہارے بزرگوں کی کفریہ عبارات تمہارے بزرگوں سے ہی کفریہ ثابت کی جائیں گی آئیں اور حق سے آگاہی حاصل کریں چاہے مناظرے کی صورت میں ہو یا کسی اور ذریعہ سے"۔ (کلمہ حق شمارہ ۴: ص ۴۲)

بھگوڑے رضوی ہمیں تیرا یہ چیلنج قبول ہے مگر اس شرط پر کہ ہم بھی تیرے دجال اعظم احمد رضا خان کو اسی کے اصول اور فتاوی اور دیگر بریلوی علماء کے فتاوی کی روشنی میں کافر، حرامی ہونا ثابت کریں گے اور پہلے اس اصول پر بات ہوگی، اور مناظرے سے پہلے تجھے ہمیں اپنی عبارت دانی کا امتحان دینا ہوگا کہ کیونکہ یوٹیوب پر تو نے فتاوی رضویہ کے خطبہ کی عبارت غلط پڑھی تھی اور آج تک اپنی اس جہالت کا جواب نہ دے سکا اس کے بعد تجھ سے کوئی بات ہوگی اب فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے خواہ مناظرے کی صورت میں یا کسی اور صورت میں ہم تیرا انتظار کریں گے۔

حوالہ نمبر ۴:

مولوی کاشف اقبال رضا خانی لکھتا ہے کہ:

> جہاں تک سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے ایمان کی بات ہے تو وہ تمہیں ہم سے الجھنا نہیں چاہئے بلکہ تمہیں اپنے اکابر مثلا اشرفعلی تھانوی وغیرہ سے مناظرہ مجادلہ کرنا چاہئے جو سیدی اعلی حضرت بریلوی کو ایمان و اسلام اور عشق رسول ﷺ کی سند دئے ہوئے ہیں ۔۔۔تمہارا کفر کا فتوی تمہارے اکابر دیوبند پر لگتا ہے اس لئے کہ اگر اعلی حضرت بریلوی مسلمان نہیں تھے تو ان کو مسلمان اور عاشق رسول اور ان کو اپنا امام بنانے کے خواہش مند سب دیوبندی اکابر کافر ہوئے اس لئے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر فقہ میں مرقوم ہے"۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر ۴: ص ۸۵،۸۶)

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر رضا خانی صرف اسی اصول کو تسلیم کرلیں کہ اگر دوسرے فرقے کے بڑوں نے پہلے فرقے کے لوگوں کو مسلمان کہا ہو تو اس کو مسلمان ہی تسلیم کیا جائے گا تو ہم سمجھتے ہیں کہ دیوبند بریلوی اختلاف ہمیشہ کیلئے ختم ہوسکتا ہے۔ بہر حال کاشف رضا اگر اصول یہی ہے تو کب جرات کرے گا اور کب

فتوی لگائیے گا:

میاں شیر محمد شرقپوری صاحب، مولانا عبد الباری فرنگی محلی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، مولانا معین الدین اجمیری، مولانا کرم دین دبیر صاحب، کرمانوالہ، پیر جماعت علی شاہ، خواجہ غلام فرید، حاجی امداد اللہ صاحب، قمر الدین سیالوی، دیدار علی شاہ پر کفر کے فتوے جو اہلسنت اکابرین کو کافر نہیں کہتے۔ ہم تیرے فتوے کے انتظار میں ہیں۔

حوالہ نمبر۵:

غلام مرتضی ساقی لکھتا ہے کہ:

> اگر مقلدین اہلسنت سے خارج ہیں تو انہیں سنی کہنے والے وہابی بھی مردود ہونے چاہئیں"۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر۸: ص۲۲)

تو ساقی صاحب اگر اصول یہی ہے تو کیا خیال ہے اگر علمائے دیوبند کافر ہیں اور اہلسنت سے خارج ہیں تو انہیں مسلمان کہنے والے بریلوی اکابرین بھی مردود ہونے چاہئے یا نہیں؟ میں جواب کا منتظر ہوں۔

حوالہ نمبر۶:

بریلوی علامہ "خرِ" رضا صاحب (احمد رضا خان کو ایسے نام بدلنے کا بہت شوق تھا) لکھتے ہیں کہ:

> "وہابیوں کے نام نہاد شیخ الاسلام ابن تیمیہ"۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر۸: ص۸۴)

گویا ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام کہنا "وہابیت" ہے مگر گولڑہ شریف کے پیر اور حنیف قریشی کے چراغ گولڑہ پیر نصیر الدین ان کو شیخ الاسلام مانتے ہیں (راہ ورسم منزلہا: ص۱۱۰) اسی طرح "فتاوی شامی" میں بھی ان کو شیخ الاسلام کہا گیا ہے۔ تو کیا خیال ہے "خرِ رضا" ایک عدد فتوے کا گولہ ان علماء پر بھی نہ داغ دیا جائے تاکہ سب آپ کی انصاف پسندی پر واہ واہ کریں؟

حوالہ نمبر۷:

میثم دجال نے لکھا کہ دیوبندیوں نے موسی علیہ السلام کیلئے "ناکام" اور اور "فیل" ہونے کے الفاظ استعمال کئے اور یہ شدید گستاخی ہے (کلمہ حق شمارہ نمبر۸: ص۹۷) مگر اس دجال کا مناظر اعظم نظام الدین ملتانی لکھتا ہے کہ:

> دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے"۔

(انوار شریعت: ص۵۵: جلد دوم: سنی دارالاشاعت فیصل آباد)

یہاں نظام الدین ملتانی نے واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے "ناکام"، "فیل" ہونے کے الفاظ استعمال کئے جواب دے میثم ایک آدھ صفحہ اپنے اس ڈیڈی پر بھی لکھے گا یا یہاں وہی پرانی منافقت؟

حوالہ نمبر ۸:

میثم دجال نے کلمہ حق میں اپنے شہزادے کا ایک فتوی دیا ہے کہ:

ایسوں (یعنی دیوبندیوں) کا وعظ سننا ایسوں کی کتابیں پڑھنا بھی حرام ہے اور بچوں کو ان سے تعلیم دلوانا بھی حرام ہے"۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷: ص۹)

مگر میثم دجال کو دیوبندیوں کی کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق ہے جواب دے میثم تجھے یہ حرام کام کرتے ہوئے حیاء نہیں آئی؟ مگر میثم کہہ سکتا ہے کہ مجھے جب داڑھی مونڈھتے ہوئے حیاء نہیں آتی، دیوبندی مکتبوں سے کتابیں چوری کرتے ہوئے حیاء نہیں آتی، تو یہ کام کرتے ہوئے حیاء کیوں آئے؟ ویسے بھی ٹریفک پولیس میں لگنے کے بعد کون حرام حلال کو دیکھتا ہے؟۔

اس فتوے میں یہ بھی لکھا گیا کہ وہابیوں کے پاس پڑھنا حرام ہے جبکہ میثم دجال کا جنید زماں لکھتا ہے کہ:

واقعی میرا حصول علم تمام وہابیہ سے ہے"۔ (مقیاس حنفیت: ص۱۶: مقیاس پبلیشرز)

اسی طرح مولانا کرم دین دبیر مرحوم کے متعلق کلمہ حق میں ہے کہ:

"شیر اسلام ابوالفضل مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمۃ"۔ (کلمہ حق شمارہ ۸: ص۹۴)

جبکہ یہ وہی کرم الدین دبیر مرحوم ہیں جنہوں نے حشمت علی رضوی کی مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں درگت بننے کے بعد اپنے بیٹے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ کو دیوبند پڑھنے بھیجا (فوز المقال: ج۴: ص۵۳۷) کیوں جی میثم دجال کیا تیرے ہاں "کار حرام" کرنے والے شیر اسلام کہلائے جاتے ہیں؟

حوالہ نمبر ۹:

مظہر اعلیٰ حضرت حشمت علی رضوی کہتا ہے کہ:

"حضور اکرم ﷺ اپنی ہر صفت ہر شان میں بے نظیر ہیں۔ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو دنیا جہاں کا کوئی شخص بھی اگر اس نماز میں شریک ہونا چاہے تو مقتدی بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن حضور اکرم ﷺ اگر اس نماز میں شرکت

فرمادیں تو حضور بھی امام ہونگے اور وہ امام سرکار دو عالم ﷺ کا مقتدی بن جائے گا۔ وہ ایسی بلند سرکار ہے جہاں امام بھی پہنچ کر مقتدی ہو جاتے ہیں"۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷ ص ۲۸)

مگر نصیر الدین سیالوی اپنے اعلیٰ حضرت کے ملفوظات والے واقعہ کے متعلق لکھتا ہے کہ:

"کوئی اس سے پوچھے کیا وہ معاذ اللہ کہتے ان کو پہلے تو پتہ نہیں تھا کہ حضور علیہ السلام جنازے میں شامل ہیں بعد میں جب پتہ چلا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ سرکار ﷺ نے میرے پیچھے نماز پڑھی اور مجھے اعزاز بخشا تو یہ جائے شکر اور حمد تھی نہ کہ جزع وفزع اور رونے دھونے اور توبہ واستغفار کی"۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ص ۳۲۴)

اب ان کے بڑے ابا جی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں کسی کو امام بننے کی جرات نہیں وہ ایسی بلند سرکار ہے کہ جہاں امام بھی مقتدی بن جاتا ہے، مگر اشرف سیالوی کا لڑکا کہتا ہے کہ احمد رضا خان نبی ﷺ کے امام بن گئے تھا معاذ اللہ اور ہمیں اس پر فخر ہے گویا بریلویوں کے نزدیک احمد رضا خان نبی کریم ﷺ سے بھی معاذ اللہ بلند سرکار ہیں کہ جہاں نبی ﷺ جو امام الانبیاء ہیں آ کر مقتدی بن جاتے ہیں۔ رضا خانیو! ہے غیرت ایمانی تو لگاؤ اپنے احمد رضا اور اس سیالوی پر کفر کا فتوی اور لگاؤ فتوی اس کتاب کی تائید کرنے والے اسے پڑھنے کی تلقین کرنے والے اسے چھاپنے والوں پر۔

حوالہ نمبر ۱۰:

حشمت علی کہتا ہے کہ:

آپ حضور ﷺ کو اپنا جیسا بشر بتلاتے ہیں اور یہ بھی آپ کا کفر ہے"۔

(ایضا: ص ۲۹)

مگر بریلوی استاذ المناظرین ٹیڑھی گردن والا اشرف سیالوی لکھتا ہے کہ:

"اے کفار تمہارا یہ مطالبہ بے جا ہے کہ اللہ تعالی کو ہماری ہدایت اور اصلاح مقصود ہوتی تو کسی فرشتے کو ہمارے پاس نبی اور رسول بنا کر بھیجتا۔ ضروری تھا کہ ایک ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہمارے لئے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے"۔ (التحقیقات: ص ۹۱)

ہے کسی کلمہ حق میں لکھنے والے دجال میں اتنی ہمت کہ وہ اشرف سیالوی کو کفر کے گھاٹ اتارے؟۔

حوالہ نمبر ۱۱:

مزید کہتا ہے کہ:

''اے حضرت عیسیٰ آپ کی مسیحائی کیا تھا۔آپ تو صرف مردوں کو زندہ کرتے تھے ذرا ہمارے گنگوہی کی مسیحائی کو دیکھئے کہ مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا (اور خود مر کر مٹی میں مل گئے) کہئے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گالی ہوئی یا نہیں؟''۔(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷:ص ۳۴)

اب ذرا ایک نظر یہاں بھی ہو جائے:

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلادئے ہیں
میرے آقا کے معجزوں نے کئی عیسیٰ بنادئے ہیں
(فوز المقال:۴:ص ۳۶۴)

میثم دجال اور اس کی انگلی پکڑ کر چلنے والے جاہل دجال رضا خانی بتائیں کیا یہ گستاخی نہیں؟

حوالہ نمبر ۱۲:

سید احمد قادری رضوی رضا خانی آف حزب الاحناف لکھتا ہے کہ:

اس کو (یعنی امکان کذب کو) ممکن بالذات ماننا اس کا صدور ذات باری عزاسمہ سے محال نہ جاننا تو پھر جملہ عیوب ونقائص کا صدور بھی ممکن ماننا''۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷ ص ۵۱)

اب ذرا دوسری طرح بریلوی بطل حریت فضل حق خیر آبادی کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

اللہ تعالی کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر ہے اور ممتنع بالغیر ہونا امکان ذاتی کے منافی نہیں''۔(شفاعت مصطفیٰ ﷺ:ص ۲۵۶)

یہاں فضل حق خیر آبادی نے کذب کو ممکن جانا تو بقول سید احمد قادری کے جملہ قبائح وعیوب کا خدا تعالی سے صدور ممکن ماننا اب علمائے دیوبند پر بھونکنے والی زبانیں پہلے اپنے گھر کا گند صاف کریں۔

حوالہ نمبر ۱۳

فیض احمد اویسی لکھتا ہے کہ:

اب جو لوگ عبد النبی عبد الرسول عبد المصطفیٰ کے ناموں پر شرک کا فتوی دیتے ہیں وہ درحقیقت فاروق اعظمؓ کو اور صدیق اکبرؓ کو مشرک کہہ کر گستاخ صحابہ بنتے ہیں''۔(کلمہ حق شمارہ نمبر ۷:ص ۷۲)

جبکہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

واما ما اشتھر من التسمیة بعبد النبی ،فظاھرہ کفر الا ان اراد بالعبد المملوک۔(شرح فقہ اکبر:ص۵۱۴،بیروت)

اور یہ جو عبدالنبی نام رکھنا مشہور ہوگیا تو اس کا ظاہر کفر ہے الا یہ کہ عبد سے مراد غلام لیا جائے۔

دیکھئے قارئین کرام عبدالنبی نام رکھنے پر کفر کا فتوی کون دے رہا ہے؟ اوراویسی کے فتوے کی زد میں کون آرہا ہے؟۔

حوالہ نمبر۱۴:

کلمہ حق میں ''ڈاک ۔۔ٹرررر (گستاخ کون میں قریشی کے چیلوں نے طالب الرحمٰن کو اسی انداز میں پکارا) محمد فاروق رضاخانی لکھتا ہے کہ:

شائد بہت سے لوگ ناواقفی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہوں کہ میلادوقیام عرس وقوالی فاتحہ تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں برسی وغیرہ۔۔۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر۳ص۷۰)

یہاں ''وغیرہ'' کی جگہ ''وغیرہم'' آنا چاہئے تھا آگے لکھتا ہے کہ ''میلادوقیام وغیرہم'': ص۷۱،حالانکہ یہ تثنیہ ہے یہاں وغیرہما آنا چاہئے تھا اسی طرح جاہلوں کا آئی جی میثم دجال لکھتا ہے کہ ''وہابی ،مرزائی ،دیوبندی،شیعہ وغیرہ'' (کلمہ حق شمارہ نمبر۳:اداریہ)اسی طرح یہ دجال لکھتا ہے کہ ''مولوی حماد دیوبندی و مولوی الیاس گھمن دیوبندی ومولوی رب نواز حنفی دیوبندی وغیرہ''۔(ایضا:ص۳۱)

جبکہ حسن علی رضوی میلسی لکھتا ہے کہ:

''یوسف رحمانی صرف دو مولویوں کیلئے وغیرھم بصیغۂ جمع لکھا حالانکہ ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ دو کیلئے ''ھما'' استعمال ہوتا ہے (وغیرھما) نہ کہ ''ھم'' (وغیرھم)یعنی اس جاہل دیوبندی مناظر اسلام کو تثنیہ اور جمع کا فرق بھی معلوم نہیں اور اس جہالت وحماقت کے بل بوتے پر تکفیری افسانہ کا جواب لکھنے بیٹھ گیا''۔

(برق آسمانی:ص۱۹)

تو میثم دجال اور دونمبر ڈاکٹر تم دونوں جاہلوں کو جمع اور تثنیہ کا فرق معلوم نہیں اواس جہالت کے بل بوتے پر علمائے دیوبند پر اعتراض کرنے بیٹھ گئے ہو۔۔ڈوب مرو بے شرمو۔۔(حسن علی رضوی نے خود اپنی کتابوں میں اس جہالت کا کتنی بار اظہار کیا ہے اس کی تفصیل پھر کبھی)۔

حوالہ نمبر۱۵:

میثم خبیث نے کلمہ حق شمارہ نمبر۳ میں جگہ جگہ مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی حماد احمد صاحب کو ''احمدی'' لکھا اور ''احمدی'' کے متعلق میثم دجال کا گروگھنٹال احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

''زاہد مسجد احمدی پر درود''۔(حدائق بخشش: ج۲:ص۳۶)

تو میثم تیرا یہ دجال رضا خان ''احمدی'' کے مسجد کے زاہد پر درود بھیجتا ہے اور تو آج ان پر بکواس کرتا ہے۔شرم کر۔

حوالہ نمبر ۱۶:

مولوی غلام مرتضی رضا خانی لکھتا ہے کہ:

''حضرت شیخ جیلانی رحمہ اللہ فقہ حنبلی کے پیروکار تھے''۔(کلمہ حق: شمارہ ۴:ص ۲۸)

جب شیخ جیلانیؒ فقہ حنبلی کے پیروکار تھے تو عبادات اور تمام افعال فقہ حنبلی کے مطابق کرتے ہونگے جبکہ بریلوی فقہ حنفی کے مطابق اپنی عبادات سرانجام دیتے ہیں اور مولوی احمد رضا خان شیخ کے متعلق لکھتا ہے کہ:

''میرے ارشاد کے خلاف بتانا تمہارے دین کیلئے زہر قاتل اور تمہاری دنیا و عقبی دونوں کی بربادی ہے''۔

(فتاوی رضویہ: ج۳:ص۵۴۵: برکاتی پبلشرز)

اب جو یہ لعنتی بریلوی احمد رضا خان کے ماننے والے ہیں اور محض لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے خود کو حنفی کہتے ہیں ان سب کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کر کے۔

حوالہ نمبر ۱۶:

میثم دجال لکھتا ہے کہ:

''اگر انصاف نام کی کوئی چیز موجود ہے تو مجھے بتائیں کہ کیا آج ہمارے اوپر باطل، فاسق و فاجر حکمران موجود نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں تو بتائے پھر یہ مجرمانہ خاموشی زبانی کلامی چند جملے ان کی مذمت میں کہنے سے اسوہ حسین پر عمل ہوتا ہے؟''۔(کلمہ حق شمارہ ۴:ص ۳،۴)

میثم دوسروں کو تو فاسق فاجر کہہ کر کے واویلا کر رہا ہے مگر دجال تو نے کیا اپنی شکل کبھی آئینے میں دیکھی ہے؟ اور اپنا چھلے ہوئے آلو جیسا منہ دیکھا ہے؟ ہم یہاں کلمہ حق کی مجلس تحقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا تم لوگوں میں انصاف نام کی کوئی چیز ہے؟ جو ایک فاجر فاسق کو اپنا مدیر بنایا ہوا؟ کیا اس کے فسق پر مجرمانہ خاموشی اسوہ حسینیؓ سے کھلی ہوئی بغاوت نہیں؟

حوالہ نمبر ۱۷:

رئیس التحریف فیض احمد اویسی لکھتا ہے کہ:

''اب جو لوگ حضور ﷺ کی نظر کو اپنے دیکھنے پر قیاس کرتے ہیں حضور کو دیوار کے پیچھے نظر نہیں آتا وہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ اور صحابی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نظریے کے خلاف ہیں اور گستاخ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم ہو کر بے دین

ہیں''۔(کلمہ حق: ۷: ص ۷۹)
جبکہ شیخ عبدالحق محدیث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:
من بشرم نمی دانم کہ دپس ایں دیوار چیست یعنی بے نانیدن حق سبحانہ''۔(اشعۃ للمعات: ج ۱: ص ۴۵۶ نوریہ رضویہ)''میں بشر ہوں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے یعنی بے بتلائے حق سبحانہ کے''۔
اب بریلوی جواب دیں کہ فیض احمد اویسی کا یہ فتوی کس پر جا کر لگا؟۔
حوالہ نمبر ۱۸:
مولوی فیضی لکھتا ہے کہ:
''پس مرد اور عورتیں گھروں کی چھت پر چڑھ گئے غلام اور خادم راستوں میں پھیل گئے اور بآواز بلند پکارتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔ (ﷺ)''۔(کلمہ حق: شمارہ نمبر ۷: ص ۷۰)
جبکہ فیض احمد اویسی کا ڈیڈی احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:
''ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور ﷺ کو یا محمد یا کہ اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی باوا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے''۔
(جاء الحق، ص ۱۸۰۔ضیاء القرآن پبلیشرز)
احمد یار گجراتی نے ''یا محمد'' کہنے کو گستاخی اور حرام کام کہا جبکہ اویسی کہتا ہے کہ مدینہ میں سب مسلمان حضور ﷺ کو یا محمد سے یاد کر رہے تھے گویا یہ سب حضور ﷺ کی برابری اور حرام کام کر رہے تھے معاذ اللہ۔
حوالہ نمبر ۱۹:
جاہل وسیم رضوی لکھتا ہے کہ:
''اس عبارت میں (الموت الاحمر) کو امام اہلسنت احمد رضا خان ۔۔۔ کی طرف منسوب کیا اور بتایا یہ ان کا رسالہ ہے حالانکہ یہ امام اہلسنت ۔۔۔ کا رسالہ نہیں بلکہ ان جہلاء دیوبندیوں کی جہالت ہے کہ الموت الاحمر کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کیا جبکہ یہ رسالہ شہزادہ امام اہلسنت مولانا مصطفیٰ رضا خان (علیہ لعنۃ الرحمٰن ۔۔ ازناقل) کا ہے''۔(کلمہ حق شمارہ ۸: ص ۷۳)
وسیم رضوی کی خباثتوں کا جواب تو خیر ایک مستقل مضمون میں آرہا ہے مگر اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ بقول رضاخانیوں کہ کسی کی کتاب کسی کی طرف منسوب کر دینا ''جہالت'' ہے اور اسی ''جہالت'' کا ارتکاب میثم رضاخانی نے دو بار کیا اس نے اپنے رسالہ کلمہ حق شمارہ ۲: ص ۶۰ پر ''تذکیر الاخوان'' کو شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کہا، اسی طرح طرح شمارہ ۷: ص ۸۷ پر لکھا کہ ''اسمعیل دہلوی ۔۔۔ اپنی کتاب

''تذکیر الاخوان'' میں ۔۔۔اب رضا خانیوں ہی کی زبان میں کہ اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ تذکیر الاخوان شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف نہیں بلکہ مولانا سلطان رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یہ میثم رضا خانی کی جہالت ہے کہ وہ اس کتاب کو شاہ صاحب کی کتاب بتا رہا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۰:

میثم نے کلمہ حق شمارہ ۷ کے صفحہ ۳ پر ایک فتوی دیا:

''جماعت اسلامی کے بارے میں شہزادہ اعلی حضرت حضور مفتی اعظم ہند کا نایاب فتوی''

یہ فتوی کل ۸ صفحات پر مشتمل ہے اور صفحہ ۴ پر ہے کہ مودودیوں سے سلام کلام ان سے مجالست ان کی تعظیم و توقیر ان سے خندہ پیشانی سے پیش انا ان سے نرمی کرنا حرام ہے اور دین اسلام کا انہدام ہے (ملخصا: ص ۴) صفحہ ۸ پر حضور ﷺ کی حدیث کے حوالے سے ان کے پاس بیٹھنے سے بھی منع کیا گیا۔ مگر تنظیم اہلسنت کراچی کے کذاب زمانہ مولوی محمد طفیل رضوی نے ایک کتاب جو جھوٹ کا پلندہ ہے'' آئینہ کیوں نہ دوں؟'' کے نام سے لکھی اس کے صفحہ ۱۷ پر'' اساس راولپنڈی ۲۷ ستمبر ۲۰۰۳'' کے حوالے سے مولوی شاہ احمد نورانی رضا خانی کی تصویریں دی ہوئی ہیں کہ وہ مودودی کا سو سالہ یوم ولادت منا رہا ہے اور قاضی حسین کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے کیوں میثم دجال کیا مودودی کا'' یوم ولادت'' منانا جائز ہے؟ اور تیرے باپ نے جو یہ مودودی کا یوم ولادت منایا ان کے پاس بیٹھا ان سے گپے لگائیں ان کی تعظیم کی تو تجھ میں اتنی جرات ہے کہ اپنے ہی باپ کے دئے ہوئے فتووں کا ایک ہار بنا کر نورانی کی قبر پر چڑھا دے؟ یا یہاں پھر وہی منافقت؟

حوالہ نمبر ۲۱:

میثم دجال نے شمارہ ۸: ص ۹۲ پر محمد ثاقب رضا قادری کو'' اہلسنت کا نوجوان مجاہد'' لکھا اس حلوہ خوری کے مجاہد نے ایک کتاب رامپوری کی شائع کی جس میں وہ لکھتا ہے کہ:

''میں محب گرامی جناب محمد میثم عباس رضوی صاحب ۔۔ کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے یہ کتاب مجھے عنایت فرمائی''۔

(دافع الاوہام فی محفل خیر الانام: ص ۲۴: مکتبہ اعلی حضرت)

اسی کتاب میں رامپوری صاحب لکھتے ہیں:

''خدا تعالی ہر وقت حاضر ہے ۔۔۔ خدا تعالی کے حاضر ناظر ہونے میں''۔ (ایضا: ص ۵۲)

حالانکہ میثم کا دجال اعظم رضا خان لکھتا ہے کہ'' حاضر ناظر کا لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اللہ کی شان میں استعمال نہیں کرنا چاہئے'' (ملخصا: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب: ص ۵۷۲) کیوں میثم جس کتاب میں تیرے باپ کے فتووں کے الٹ عقائد ہوں وہ کتابیں تجھے چھپائی کیلئے دیتے ہوئے اور اپنے باپ کی نمک حرامی کرتے ہوئے حیاء نہیں آتی؟

حوالہ نمبر۲۲:

مولوی حسن علی رضوی لکھتا ہے کہ:

''ناشر نے اپنے عرض حال میں کیا لکھا ہے علماء اہلسنت والجماعت یہ والجماعت کیا ہے کس قاعدہ کس قرینہ پر ہے؟ یا تو اہلسنت و جماعت ہوتا یا اہل السنّت والجماعت ہوتا مگر چونکہ ان کا اہلسنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اہلسنت و جماعت لکھنے میں بھی بھٹک جاتے ہیں''۔

(مناظرہ بریلی: ص ۱۷: مکتبہ سعیدیہ فیصل آباد)

(۱) گویا ''اہلسنت والجماعت'' لکھنا ایک تو اصول وقواعد کے خلاف ہے

(۲) دوسرا ایسا لکھنے والا ''اہل السنۃ والجماعۃ'' سے خارج ہے۔اب ذرا دیکھئے کہ یہ زبردست فتویٰ کس کس کے گلے میں فٹ ہوتا:

کلمہ حق شمارہ ۷ میں مبلغ حزب الاحناف قاضی علی محمد لعنتی کی ایک روئیداد دی گئی ہے جس نے ایک جھوٹی روئداد اپنی طرف سے گھڑ کر یہ شور کیا کہ علمائے دیوبند بدنام زمانہ بھگوڑے حشمت علی رضوی دجال سے مناظرہ ہار گئے اس میں یہ دجال مرتب لکھتا ہے کہ:

''اہل سنت والجماعت''۔(کلمہ حق: ص ۳۴)

ایک اور مقام پر لکھتا ہے: ''اہل سنت والجماعت'' (کلمہ حق: ص ۳۰) اسی طرح رضا خانی مفتی اعظم لکھتا ہے کہ:

''اہل سنت والجماعت''۔(کلمہ حق شمارہ: ۷: ص ۴۷)

کہیئے میثم جی اسے کہتے ہیں خدائی پھٹکار دونوں دجالوں نے جیسے ہی اللہ کے کامل ولیوں پر بھونکنا شروع کیا کہ یہ اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہیں فوراً ان پر انہی کے مولوی کی توسط سے پھٹکار آ گئی کہ اہل سنت و جماعت سے تو تم دونوں بدبختوں کا کوئی تعلق نہیں۔میثم کو دوسروں کا باپ بننے کا تو بڑا شوق ہے اب جواب دے کہ اپنے ان دونوں باپوں میں سے وہ کس کی مان کر کس کا بیٹا بننا پسند کرے گا؟۔

حوالہ نمبر۲۳:

مولوی فیض احمد اویسی لکھتا ہے کہ:

''اب جو لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا رسول کی دعا بھی رد ہو جاتی ہے نامنظور ہو جاتی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے منکر اور گستاخ ام المومنین ہیں اور نظریہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے منکر ہو کر بے دین ہوئے''۔(کلمہ حق شمارہ ۷: ص ۷۷)

گویا جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ کی دعا بھی رد یا قبول نہیں ہوسکتی یا نامنظور ہوسکتی ہے وہ:

(۱) صحابہ کے منکر۔

(۲) امام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منکر اور گستاخ ہے۔

(۳) بے دین ہے۔

ہم کہتے ہیں شاباش فیضی صاحب شاباش تھوڑا انتظار کیجئے دیکھئے ہم کیسے آپ کے ان فتووں کا ایک خوبصورت سا ہار بنا کر آپ کے صدر الافاضل کی قبر پر ڈال کر آپ ہی کی طرف سے جاری کردہ بے دینی اور گستاخی کا یہ سرٹیفکیٹ ان کو عنایت کرتے ہیں۔ یہ بے دین نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے کہ:

''حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سید عالم ﷺ نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے ایک سوال تو یہ تھا کہ میری امت کو قحط عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ و جدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا''۔

(تفسیر خزائن العرفان: سورہ انعام: ۵۶: حاشیہ ۸: مطبوعہ دار العلوم امجدیہ)

فیضی کہتا ہے کہ یہ لکھنا کہنا کہ حضور ﷺ کی دعا نامنظور اور رد ہو جاتی ہے بے دینی ہے جبکہ نعیم الدین مراد آبادی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی ایک دعا قبول نہ ہوئی، یاد رہے کہ لغت میں نامنظور، رد قبول نہ ہونا باہم مترادف الفاظ ہیں۔

حوالہ نمبر ۲۴:

کلمہ حق شمارہ ۴ میں رضا خان کا ایک انڈہ اختر رضا خان دجال لکھتا ہے کہ:

''شرک یہ ہے کہ جو خدا کے ساتھ خاص ہو اسے غیر خدا کیلئے ثابت کیا جائے''۔

(کلمہ حق: ص ۱۸)

اور دوسری طرف میثم رضا خانی کے مناظر اسلام شیر اہلسنت مولانا کرم دین دبیر مرحوم لکھتے ہیں کہ:

''یہ مسئلہ بھی مسلمہ ہے کہ علم ما کان و مایکون خاصہ ذات باری تعالیٰ ہے''۔

(آفتاب ہدایت: ص ۱۷۰)

اب دجال اعظم مجسم شیطان رضا خان بریلی سے لیکر میثم تک جتنے شیطان کے انڈے، دجال کے بندے، عقیدے میں گندے ہیں جو نبی کریم ﷺ کیلئے علم ما کان و مایکون کا عقیدہ رکھتے ہیں سب مشرک اور نار جہنم کے مستحق۔ (جاری ہے)

کلمہ حق میں بدترین خیانت اور بریلوی فتوے

مولانا دوست محمد قندھاری نقشبندی

میثم رضوی نے کلمہ حق کے شمارہ نمبر ۷ میں صفحہ نمبر ۶۳ سے ۸۰ تک مولوی فیض احمد اویسی کا رسالہ ''نظریات صحابہ'' دیا مگر اس مضمون میں ایک بدترین خیانت کی وہ یہ کہ صفحہ نمبر ۷۰ پر ''دعا بعد نماز جنازہ'' کے بعد فیض احمد اویسی نے میلاد کے فضائل پر چند جھوٹی روایات نقل کی تھیں جن کو میثم نے اپنی یہودیانہ صفات سے مجبور ہوکر بناڈ کار لئے ہضم کر لیا اور کلمہ حق میں نہیں دیا اس کی وجہ کیا ہے وہ ہم آپ کو آگے بتائیں گے پہلے اصل رسالے سے تحریف کی گئی مکمل تحریر پڑھ لیں۔ مولوی فیض احمد اویسی لکھتا ہے کہ:

''(۸)۔ **قال ابو بکر الصدیقؓ من انفق درهما علی قرائة مولد النبی ﷺ کان رفیقی فی الجنة۔** (نعمت کبری امام ابن حجر مکی ص ۷)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''جس (مسلمان) نے ایک درہم حضور ﷺ کے میلاد پڑھانے پر خرچ کیا وہ بہشت میں میرا رفیق ہوگا''۔

۹۔ و قال عمر رضی الله تعالی عنه من عظم مولد النبی ﷺ فقد احیاالاسلام ۔ (نعمت کبری امام ابن حجر مکی ص ۷)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے حضور کا میلاد عظمت اور تعظیم سے منایا تو اس نے اسلام کو زندہ کیا''۔

۱۰۔ و قال عثمان رضی الله تعالی عنه من انفق درهما علی قراة مولد النبی ﷺ فکانما شهد غزوة بدر و حنین ۔ (نعمت کبری امام ابن حجر مکی، ص ۷، ۸)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس (ایماندار) نے حضور ﷺ کے میلاد شریف پڑھانے پر ایک درہم خرچ کیا، گویا کہ وہ جنگ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

۱۱۔ و قال علی رضی الله عنه و کرم الله وجهه من عظم مولد النبی ﷺ و کان سببا لقرائته لا یخرج من الدنیا الا بالایمان و یدخل الجنة بغیر حساب۔

(نعمۃ کبری علی العالم فی مولد سید ولد آدم لامام ابن حجر مکی ص ۷۔۸)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے میلاد مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم کی اور میلاد پڑھانے کا سبب بنا اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور وہ بلا حساب بہشت میں جائیگا۔

لہٰذا جو لوگ حضور ﷺ کے میلاد کی محافل سے چڑتے ہیں اور میلاد کے جلسہ اور جلوس منعقد نہیں کرتے بلکہ ناجائز و حرام قرار دیتے ہیں تو وہ خلفاء اربعہ اور اہل مدینہ صحابہ کے منکر اور گستاخ ہیں''۔

(نظریات صحابہ: ص ۱۵۔۱۶۔ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کراچی)

میثم دجال نے اس طویل اقتباس کو نقل نہیں کیا اور خیانت وتحریف سے کام لیا اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اسے بھی ملاحظہ فرمالیں:

اویسی بریلوی فتووں کی زد میں

مفتی صابر حسین رضاخانی لکھتا ہے کہ:

"کچھ واعظین میلادالنبی ﷺ کی محافل میں صحابہ کرام کی طرف منسوب کر کے میلاد شریف کے فضائل و مناقب پر ایسی روایات بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ غیر مستند اور من گھڑت قسم کی روایات ہیں۔ خاص طور پر خلفاء راشدین سے منسوب ایسی احادیث کو بیان کیا جاتا ہے جن کے غیر مستند ہونے پر محدثین کرام کا اتفاق ہے"۔

(عید میلادالنبی ﷺ اور چند اصلاح طلب پہلو: ص ۵۹)

مولوی عبدالحکیم شرف قادری رضاخانی ان روایات کے متعلق کیا کہتا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

"اس سے نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ یہ ایک جعلی کتاب ہے جو علامہ ابن حجر مکی کی طرف منسوب کردی گئی ہے علامہ سید محمد عابدین شامی (صاحب ردالمحتار) کے بھتیجے علامہ سید احمد عابدین شامی نے اصل "نعمۃ کبریٰ" کی شرح "نثر الدرر علی مولد ابن حجر" لکھی جس کی متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے جواہر البحار جلد ۳ ص ۳۳۷ سے ۳۷۴ تک نقل کئے ہیں۔ اس میں بھی خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذکورہ بالا اقوال کا کوئی ذکر نہیں ہے"۔

(عید میلادالنبی ﷺ اور چند اصلاح طلب پہلو: ص ۶۴)

مزید لکھتے ہیں کہ:

"امام احمد رضا بریلوی۔۔۔۔ نے مجالس وغیرہ میں موضوع احادیث پڑھی جانے سے متعلق اپنے ایک فتویٰ میں تحریر فرمایا کہ۔۔۔۔ بے اصل باطل روایات کا پڑھنا سننا حرام وگناہ ہے۔۔ الخ" (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۲۳ ص ۷۳۲، ۷۳۳)

درج بالا قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے کہ محافل میلاد ہو یا محافل درس قرآن وحدیث ان میں موضوع احادیث کا بیان کرنا سخت حرام اور باعث گناہ ہے۔۔۔ اس سے بچنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان محافل ومجالس میں بیان کیلئے صرف متبحر اور مستند علماء

کرام کی خدمات لی جائیں۔۔۔کسی جھوٹی روایت کا سہارا لینا کم علمی کی دلیل ہے"۔
(عید میلاد النبی ﷺ اور چند اصلاح طلب پہلو: ص ۶۷)

احمد رضا خان کا ایک اور فتوی نقل کرتے ہیں کہ:

"روایات موضوعہ پڑھنا بھی حرام سننا بھی حرام ایسی مجالس سے اللہ عز جل اور حضور اقدس ﷺ کمال ناراض ہیں۔ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پاکر بھی حاضر ہونے والا سب مستحق غضب الہی ہیں جتنے حاضرین سب وبال شدید میں جداجدا گرفتار ہیں۔۔۔جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال عذاب تازہ ہوتا مثلاً فرض کیجئے کہ ایک سو کلمات مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اس قاری علم و دین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور باقی پر دو لاکھ دو سو گناہ"۔(عید میلاد النبی ﷺ اور چند اصلاح طلب پہلو: ص ۶۹)

احمد رضا خان کی ان فتاوی کی روشنی میں میثم کا یہ یہ کذاب گرو:

(۱) حرام کار
(۲) گناہ گار
(۳) سخت حرام کار
(۴) غیر متبحر
(۵) غیر مستند عالم
(۶) کم علم
(۷) حضور ﷺ اس سے کمال ناراض
(۸) مستحق غضب الہی
(۹) جاہل
(۱۰) جری قاری
(۱۱) وبال عذاب میں گرفتار۔ثابت ہوا۔

مگر میثم ایسے لعنتی اور مردود آدمی کو"حضرت علامہ" لکھتا ہے۔میثم دجال کو دیو بندیوں کی نام نہاد تحریفات اور خیانتیں تو نظر آتی ہیں مگر خود اپنے ہاتھ سے جو اس نے اپنے باپ کے رسالے میں تحریف، خیانت اور بد دیانتی کی اس خبیث کو یہ خباثت نظر نہیں آتی؟؟ دجال میثم دوسروں پر تو تو تحریفات کا مضمون لکھتا ہے اپنی اس تحریف پر تیرا کیا جواب ہے؟ کیا یہ کھلی بے غیرتی نہیں کہ ایک آدمی خود محرف، خائن ہو

اور دوسروں پر مضمون لکھے کہ فلاں فلاں تحریف کر دی؟؟۔

ذوالفقار رضوی اپنے فتوے کی زد میں

بھگوڑے اور جاہلوں کے آئی جی ذوالفقار رضوی نے اپنے مضمون میں ایک حدیث لکھی کہ:

''آخری زمانے میں جھوٹے دجال (فریبی) ہوں گے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دور رہو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر:۴: ص۳۹)

اور آگے اپنی خباثت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس حدیث کا مصداق ''دیوبندی، وہابی'' ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو دجال یا کذاب کہا (کلمہ حق شمارہ ۴: ص ۴۰)

اس حدیث کا مصداق دیوبندیوں کو بتانا محض اس دجال رضوی کی شقاوت قلبی اور خبث باطنی ہے لیکن آئے ہم خود اس دجال کے مسلک کے شرف ملت اور مورخ بریلویت کے قلم سے ثابت کر دیتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق علمائے دیوبند نہیں بلکہ اس کے اپنے باپ ہیں چنانچہ مولوی عبدالحکیم شرف قادری نے خلفاء راشدین کے متعلق اس قسم کی روایات بیان کرنے والوں کے متعلق کہا:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ تمہارے آباء نے تم ان سے دور رہنا''۔

(عید میلاد النبی ﷺ اور چند اصلاح طلب پہلو: ۶۲)

دیکھا رضوی!!! اللہ کی پھٹکار، جیسے ہی تم نے حدیث رسول ﷺ پر جھوٹ بولا اور اللہ کے کامل ولیوں پر دشنام طرازیاں کیں اللہ نے تمہارے بڑوں کا ٹھکانہ تمہیں دکھا دیا ہم نے خود تیرے ڈیڈی کی عبارت سے ثابت کر دیا کہ اس حدیث کا مصداق دیوبندی نہیں بلکہ بریلوی شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر فیض ملت دجال و کذاب فیض احمد اویسی ہے۔

اب اگر تو نے اپنے نام کے ساتھ ''رضوی'' کا لقب رجسٹرڈ شدہ بے غیرت ہونے کیلئے نہیں لگایا تو ہم تیرا ہی فیصلہ تیرے سامنے رکھتے ہیں اور تو اس کی تصدیق کر:

''ان لوگوں کو (یعنی بریلویوں کو۔از ناقل) کیا آپ مسلمان کہیں گے یا رسول اللہ ﷺ اور صحابی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مطابق کہیں گے''۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۴: ص ۴۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بریلوی علماء یہود کے نقش قدم پر

(قسط دوم)

ساجد خان نقشبندی

قارئین اہلسنت! ہم نے ''سیف حق'' میں میثم رضوی کے مضمون کے جواب میں ایک مضمون لکھا تھا کہ کس طرح رضا خانیوں نے اپنی کتابوں میں تحریفات کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔الحمدللہ ہمارے اس مضمون کی گونج بڑے بڑے بریلوی مکتبوں میں سنائی گئی اور ''کرماں والا بک شاپ'' نے سابقہ غیر تحریف شدہ ''معدن کرم'' کا پرانا ایڈیشن شائع بھی کردیا مگر اس ایڈیشن میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی کہ نئے ایڈیشن میں تحریف آخر کس بنیاد پر کی گئی تھی؟ اور جب وہ ایڈیشن ابھی تک موجود ہے تو یہ ایڈیشن کیوں شائع کیا جارہا ہے؟،اسی طرح ہمیں توقع تھی کہ میثم رضوی انصاف و دیانت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بڑوں کی کتابوں میں ان تحریفات پر بھی کوئی لب کشائی کریں گے مگر نام نہاد کلمہ حق کے چار شمارے شائع ہوگئے میثم نے اپنے منہ پر تالے لگائے ہوئے ہیں،حقیقت یہ ہے کہ رضا خانیت نام ہی دو رنگی اور منافقت کا ہے ان کے اصول اپنوں کیلئے کچھ اور ہوتے ہیں اور مخالفین کیلئے کچھ اور ہوتے ہیں جو چیز ہمارے لئے کفر وہی چیز ان کیلئے عین اسلام ہوتی ہے میں یہاں صفحات کی تنگی کی وجہ سے صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ضیغم رضا خانیت مولوی حسن علی رضوی لکھتا ہے کہ:

''جن الفاظ کا معنی صحیح اور ایک معنی غلط اور بے ادبی و گستاخی پر مبنی ہوا یسا ذو معنی الفاظ بھی سخت ممنوع ہے۔للکفرین میں واضح اشارہ ہے۔انبیاء علیہم السلام کی شان ارفع میں ادنی بے ادبی بھی کفر قطعی ہے''۔

(محاسبہ دیوبندیت:ص)

یہاں مولوی حسن علی رضوی نے ''ذو معنی'' الفاظ کے استعمال کو کفر کہا مگر جب اپنے بڑوں کی گستاخی کی بات آئی تو کیا لکھتا ہے ذرا ملاحظہ فرمائیں:

''مذکورہ بالا لفظ بھی ذو معنی ہیں قائل کو کفر سے بچایا جائے گا اور الفاظ کو غیر کفریہ معنی پر محمول کیا جائے گا''۔(برق آسمانی:ص ۱۴۷۔البرہان پبلیکیشنز)

دیکھا منافقت کو دوسروں کیلئے ذو معنی لفظ کفر اور اپنوں کیلئے ذو معنی لفظ اسلام اور وہ معنی مراد لیا جائے گا جو کفر کا معنی نہ رکھتا ہو۔اس موضوع پر استاذ محترم مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی حماد احمد صاحب نقشبندی مدظلہ العالی کی ایک مستقل کتاب ہے جو جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔بہر حال اب میں اپنے اصل مقصد کی طرف آتا ہوں اور بریلوی کتب میں ہونے والی مزید تحریفات پیشکر تا ہوں:

رضاخانی تحریف ۳۲:

پیر کرم شاہ بھیروی کا خلیفہ حافظ احمد بخش لکھتا ہے کہ:

''تحذیرالناس والی عبارت کے بارے میں ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طرف پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے موقف پر عمل کیا''۔(جمال کرم: ج ا:ص ۶۹۶: باراول۔ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی عدم تکفیر پر یہ تینوں حضرات متفق تھے۔یہ عبارت رضاخانیوں کیلئے کسی موت سے کم نہ تھی چنانچہ جب جمال کرم کا نیا ایڈیشن شائع کیا گیا تو اس عبارت سمیت کل ''۳۱ سطور'' کو غائب کر دیا گیا وہ بھی بناؤ کار لئے ملاحظہ ہو:

(جمال کرم: ج ا:ص ۶۹۵۔۶۹۶: دسمبر ۲۰۱۱، باردوم۔ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور)

اب ذرا یہ عبارت اور اس کے آگے پیچھے کل ۳۱ عبارات ڈھونڈ کر دکھائے نئے ایڈیشن میں دوربین لگانے پر بھی آپ کو یہ عبارت نظر نہیں آئے گی ہمیں حیرت ہے کہ میثم کو آخر یہ تحریفات نظر کیوں نہیں آتی؟

رضاخانی تحریف ۳۳:

الیاس عطار قادری صاحب کی کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب'' میں عطار صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان ۔۔۔ کے رسالہ ''خالص الاعتقاد'' کی تمہید میں لکھا ہے :۔۔۔(۳) رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے، ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں''۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب: ص ۲۴۵: اکتوبر ۲۰۰۹: مکتبۃ المدینہ)

مفتیان دارالافتاء اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''مجلس افتاء نے باقاعدہ کئی ہفتوں تک کئی کئی گھنٹوں کی طویل نشستوں میں اس کتاب کی ایک ایک جزئیہ پر غور کیا جن پر اشکال تھا اصل کتب سے مراجعت اور بڑی بحث و تمحیص وغور وفکر کے بعد اس جزئیہ کو رکھنے نہ رکھنے پر اتفاق کیا''۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب: ص x1)

حضرت فخر اہلسنت مناظر اسلام مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی نے اپنے ایک بیان میں صفحہ نمبر ۲۴۵ پر موجود اس عبارت پر ایک اعتراض کیا کہ اس سے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ہوتی ہے تو بجائے یہ کہ رئیس المحرفین الیاس عطاری صاحب احمد رضا خان پر کوئی فتوی لگاتے اس کتاب میں بڑی چالاکی سے تحریف کر دی اور دجل در دجل یہ کیا کہ نیا محرف شدہ ایڈیشن جو شائع کیا اس پر بھی تاریخ اشاعت ''اکتوبر ۲۰۰۹'' لکھ دی نئے ایڈیشن میں عبارت ملاحظہ ہو:

''خالص الاعتقاد کی تمہید میں حضرت علامہ سید عبد الرحمٰن ۔۔لکھتے ہیں ۔۔۔
رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے''۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب :ص ۲۴۵:اکتوبر ۲۰۰۹:مکتبۃ المدینہ)

اصل عبارت میں ''مولوی عبدالرحمٰن'' کا نام نہیں تھا تحریف شدہ عبارت میں اس نام کا اضافہ کردیا گیا اسی طرح اصل عبارت ''ابلیس کا علم ۔۔۔الخ یہ تمام عبارت جو اصل گستاخی پر مبنی تھی اسے ہضم کردیا گیا۔دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر اب تک غیر تحریف شدہ کتاب کا نسخہ موجود ہے مگر مارکیٹ میں تحریف شدہ نسخہ ہی دستیاب ہے۔حیرت ہے کہ تحریف شدہ نسخے پر بھی مفتیان دعوت اسلامی کا وہی نوٹ لگا ہوا ہے اب یہ مفتیان ہمیں جواب دیں کہ اگر وہ عبارت درست تھی تو نئی عبارت میں تحریف کیوں کی؟ کیوں اس جزئیہ کو نکال دیا گیا؟ ہم نے جب دعوت اسلامی سے رابطہ کیا تو ہمیں کہا گیا کہ رمضان میں اس کا نیا ایڈیشن آئے گا حاشیہ میں اس کی وضاحت کردیں گے ہم نے کہا وضاحت پہلے کیوں نہیں کی؟ جب ہم نے گردن پکڑی تو اب وضاحت یاد آگئی؟ ہم نے کہا چلو وضاحت جو آئے گی وہ بھی دیکھ لیں گے ہمیں صرف اتنا بتادیں کہ تحریف شدہ اور غیر تحریف شدہ دونوں ایڈیشنوں پر تاریخ اشاعت ایک کیوں ڈالی گئی کم سے کم اس دجل کا جواب تو ابھی بھی دے سکتے ہو **فبهت الذی کفر**۔

ہم یہاں مولوی فضل اللہ رضا خانی کی زبان میں بریلویوں سے کہیں گے کہ:

''علمائے اہلسنت نے جب جب ان کی گرفت کی،انہوں نے اپنے فاسد عقیدے سے توبہ ورجوع تو نہیں کیا،مگر منافقانہ طور پر گستاخانہ عبارات کو نرم کردیا۔دل سے وہ اب بھی رسول کریم ﷺ کی تعظیم کے قائل نہیں جبکہ تحریر میں عوام الناس کو دھوکہ دینے کیلئے بظاہر علماء اہلسنت کی گرفت کی وجہ سے احتیاط برتی جانے لگی ہے۔جس کا مظاہرہ تمام متنازعہ کتب کے سابقہ اور نئے ایڈیشن کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے۔اور یہی ان کی منافقت ان کے باطل ہونے کی واضح دلیل ہے''۔

(تحریفات:ص ۱۳۸ مکتبہ غوثیہ کراچی)

رضا خانی تحریف ۳۳

نور بخش توکلی نے نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ایک کتاب لکھی ''سیرت رسول عربی ﷺ'' اس کتاب کے متعلق جید بریلوی علماء کا کہنا ہے کہ یہ کتاب حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوئی اور آپ نے اسے شرف قبولیت بخشا۔اس کتاب میں مولوی نور بخش توکلی حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''۔

(سیرت رسول عربی:ص ۶۶۶ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

دیکھا کس قدر ادب سے حضرت کا نام لیا اور ساتھ میں ''رحمۃ اللہ علیہ'' بھی لکھا، معلوم ہوا کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان حضور ﷺ کے ہاں بھی مقبول ہے کہ حضور اس کتاب کی تصدیق کر چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ''مکتبہ اسلامیہ'' نے شائع کیا جس نے تفسیر نعیمی شائع کی اس میں بھی عبارت یوں ہے:

''مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''۔

(سیرت رسول عربی: ص ۵۶۳: مکتبہ اسلامیہ لاہور)

اسی طرح اس کا ایک نسخہ ''تاج کمپنی'' نے شائع کیا اس میں بھی عبارت یوں ہے:

''مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی'' ''

(سیرت رسول عربی ﷺ: ص ۸۶۳)

اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ نسخہ شائع کرنے کی اجازت خود مصنف نے تاج کمپنی کو دی، چنانچہ لکھتا ہے کہ:

''دوسری بار زیر اہتمام تاج کمپنی لیمیٹڈ لاہور چھپ رہی ہے جس کی مطبوعات اعلیٰ درجہ کی ہیں''۔ (دیباچہ طبع دوم)

اسی طرح اس کا ایک نسخہ ''اکبر بک سیلز'' نے شائع کیا اس میں بھی عبارت یوں ہے

''۴۰۔ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ''۔

(سیرت رسول عربی ﷺ: ص ۵۵۵: اکبر بک سیلز لاہور نومبر ۲۰۰۴)

مگر برا ہو تعصب کا جب ایک رضا خانی مکتبے جس کا پتہ کلمہ حق پر بھی دیا گیا ہے کہ یہاں سے کلمہ حق دستیاب ہے نے جب اس کتاب کو شائع کیا تو عبارت میں یوں تحریف کر دی:

''دیوبندیوں کے امام مولوی محمد قاسم نانوتوی''۔

(مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی: ۵۵۸)

عبارت میں ''مولانا'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کو بالکل غائب کر دیا اور ''دیوبندیوں کے امام'' کا اضافہ کر دیا۔ غور فرمائیں یہ کتاب بقول بریلویوں کے کوئی معمولی کتاب نہ تھی اسے تو حضور ﷺ نے اپنی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت بخشا تھا حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کے ایمان پر تو خود حضور ﷺ نے مہر تصدیق ثبت فرما دی تھی مگر بریلوی حضور ﷺ کی منظور کردہ کتاب میں بھی تحریف کرتے ہوئے نہ شرمائے اسی لئے تو میں نے کہا کہ یہ یہود کے نقش قدم پر ہیں اور یہود کی روحانی اولادیں ہیں۔

(جاری ہے)



منافقوں کا آئی جی مسماۃ میثم عباس رضوی رضاخانی

(قسط اول)

رانا محمد شفیق جرال

دوستو! اس مضمون میں ہم نام نہاد کلمہ حق کے زنانی ایڈیٹرہ ذو وجہین مسماۃ میثم رضوی خبیثہ کی منافقت اور دو رنگی کا پردہ فاش کریں گے۔ سوملاحظہ فرمائیں اس سلسلہ میں چند حوالے۔ مولوی محبوب الرسول قادری نے نورانی پر ایک خصوصی شمارہ نکالا اس میں وہ لکھتا ہے کہ:

"۔۔۔محترم میثم عباس رضوی صاحب مدیر کلمہ حق نے بھرپور علمی وعملی تعاون فرمایا جس کے بغیر شائد اس کام کی تکمیل میرے لئے ممکن نہ تھی"۔

(انوار رضا: ج ۴: شمارہ ۴: ص ۵)

اس رسالے میں جس کی اشاعت مسماۃ میثم کی علمی وعملی تعاون کے بغیر ممکن نہ تھی میں صاحبزادہ ابوالخیر کو ان القاب سے یاد کیا گیا:

"شیخ القرآن حضرت پیر طریقت علامہ مفتی صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر"۔ (انوار رضا: ص ۱۵)

مگر دوسری طرف مسماۃ میثم اسی ابوالخیر کو اپنے رسیلیا میں:

"یہ ابوالخیر (ابوالشر) کی بکواس ہے"۔ (کلمہ حق: شمارہ ۶: ص ۸۴)

لکھتی ہے۔ دیکھا مسماۃ میثم کی منافقت کو کہ جب ابوالخیر سے تقریظ لینے کا موقع آیا تو ابوالخیر شیخ القرآن ہو گیا اور جب اس شیخ القرآن نے مزاج کے خلاف ایک حقیقت پر مبنی بات کی تو وہی شیخ القرآن ابوالشر ہو گیا۔

مسماۃ میثم خبیثہ نے اپنی رسیلیا میں لکھا کہ: "سیف حق نامی مجموعہ مغلظات"۔ (کلمہ حق شمارہ ۹: ص ۵)

اب کوئی اس خبیثہ سے پوچھے کہ اگر سیف حق مجموعہ مغلظات ہے تو تو نے جو اپنے شمارہ میں ہمارے قریباً ہر عالم کو درجن بھر گالیاں دیں وہ کیا گلاب کے پھول ہیں؟ اس منافقہ کو اپنے رسالے میں مغلظات نظر نہیں آتیں اور دوسروں کو مجموعہ مغلظات کا نام دیتی ہے۔

مسماۃ میثم نے کلمہ حق شمارہ ۴: ص ۱۰ پر احمد کاظمی رضاخانی کا "درس حدیث" دیا اور اس کے نام کے ساتھ "قدس سرہ" لکھا فہرست میں اس دجال کے نام کے ساتھ "علیہ الرحمۃ" لکھا حالانکہ اسی شمارہ ۴ کی مجلس تحقیق میں ایک شخص کا نام یوں دیا گیا ہے:

"ترجمان مسلک اہلسنت علامہ ابوحذیفہ کاشف اقبال مدنی (شاہ کوٹ)"

یہ وہی رضاخانی ہے جس نے کاظمی کے متعلق ایک استفتاء مفتی محمد بخش قادری کو بھیجا جس کے جواب میں اس رضاخانی مفتی نے کفر کا فتوی دیا۔ انشاء اللہ "قہر حق" کے اگلے شمارے میں اس فتوے کا عکس بھی شائع کر دیا جائے گا۔ یہ کیا منافقت ہے کہ ایک طرف مسماۃ میثم دجال کا یہ خبیث ترجمان کاظمی پر کفر کے فتوے لے رہا ہے اور دوسری طرف تم اس کافر کو علیہ الرحمۃ لکھ رہے ہو؟

(جاری ہے)

مولانا عبیداللہ سندھیؒ پر انکار حیات عیسیٰ علیہ السلام کے الزام کا جواب

ایڈووکیٹ محمد قاسم نقشبندی

لاہور کے ایک رضا خانی نے اپنے رسالے نام نہاد کلمہ حق کے شمارہ ۷: ص ۸۹،۹۰ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مولانا عبید اللہ سندھی نے اپنی تفسیر ''الہام الرحمٰن'' میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے اور مولانا محمد لدھیانوی مرحوم نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والے کو کافر کہا اب دیوبندی یا تو مولانا کے فتوے کو غلط ٹھرائیں یا مولانا عبید اللہ سندھی کی تکفیر کریں (ملخصا) معاذ اللہ۔

الحمد للہ! ہمیں نہ تو مولانا لدھیانوی کے فتوے کی تغلیط کی ضرورت ہے نہ امام انقلابؒ کی تکفیر کی البتہ میثم رضوی پہلی فرصت میں صبح شام سوسوبار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا وظیفہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے تا کہ اندر سے رضا خان بریلوی باہر نکلے اس کے بعد فوراً اپنے دماغ کا علاج کروائے۔ پہلی بات تو یہ کہ اس اعتراض کا جواب ہمارے علماء کئی سال پہلے دے چکے ہیں اس لئے بجائے ان جوابات کا جواب دینے کے دوبارہ اس اعتراض کو دہرا کر میثم نے انتہائی ڈھیٹ پن اور بے شرمی کا مظاہرہ کیا ہے یہ بات ہم نہیں کہہ رہے ہیں ضیغم رضا خانیت حسن علی رضوی اپنے مجموعہ مغلظات میں لکھتا ہے کہ:

''یہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہے کہ کٹے ہوئے اعتراضات اور پٹے ہوئے سوالات پھر کئے جا رہے ہیں''۔

(برق آسمانی: ص ۱۴۲)

اس کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ اس جاہل نے پہلا دجل تو یہ کیا کہ ''الہام الرحمٰن'' کو مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی تفسیر کہا حالانکہ اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ یہ مولانا کی اپنی تصنیف یا تفسیر نہیں بلکہ ''موسیٰ جار اللہ'' کی تالیف ہے جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی ''املائی تفسیر'' ہے۔ غلام مرتضیٰ ایک غیر مقلد کے یہ کہنے کہ حضور فرماتے ہیں حی علی الصلوۃ۔۔ حی علی الفلاح کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے (حزب الرسول ص ۵۰) بڑے سیخ پا ہوئے کہ یہ جھوٹ ہے حزب الرسول میں حضور نے کیسے فرما دیا (ملخصا کلمہ حق شمارہ ۴: ص ۳۱) تو جاہل یہ حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی تفسیر نہیں بلکہ ان کے شاگرد کی تالیف ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب نہیں تو اب ہم پر حجت نہیں یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ ضیغم رضا خانیت حسن علی رضوی اپنے مجموعہ مغلظات میں لکھتا ہے کہ:

> ''حدائق بخشش حصہ سوم کسی بھی سنی عالم کے نزدیک ہرگز معتبر و قابل حجت نہیں۔ کیوں اس لئے کہ حصہ سوم نہ تو سارے کا سارا سیدی اعلیٰحضرت۔۔۔ کے اشعار مبارکہ کا مجموعہ ہے نہ یہ اعلیٰحضرت نے خود شائع فرمایا نہ آپ کی حیات طیبہ میں کسی نے لیا''۔ (قہر خداوندی: ص ۲۱۵)

اب میثم ثابت کرے کہ یہ تفسیر مولانا سندھیؒ نے خود شائع کی یا مولانا سندھیؒ کی حیات میں کسی مستند آدمی نے اس کتاب کو مستند کہا ہو۔ دوسری بات مولانا سندھیؒ کے یہ شاگرد یعنی موسیٰ جار اللہ اور ایک دوسرے شاگرد عبد اللہ لغاری

ہمارے لئے قطعاً حجت نہیں اور نہ ہی یہ کوئی معتبر لوگ ہیں۔ چنانچہ حضرت صوفی عبدالحمید خان سواتی " لکھتے ہیں کہ:

"مولانا عبیداللہ سندھی کی طرف منسوب اکثر تحریریں وہ ہیں وہ ہیں جو املائی شکل میں ان کے تلامذہ نے جمع کی ہیں۔ مولانا کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی تحریرات اور بعض کتب نہایت دقیق وعمیق اور فکر انگیز ہیں اور وہ مستند بھی ہیں۔ لیکن املائی تحریروں پر پورا اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اور بعض باتیں ان میں غلط بھی ہیں جن کو ہم املا کرنے والوں کی غلطی پر محمول کرتے ہیں مولانا کی طرف ان کی نسبت درست نہ ہوگی"۔

(مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے علوم وافکار: ص ۷۸)

یہ حوالہ کلمہ حق شمارہ ۶ میں میثم نے بھی دیا ہے۔ لہٰذا ان املائی تفاسیر میں جو بھی قرآن وسنت کے خلاف بات ہوگی اسے یا تو ان دونوں کی ذاتی خیالات کہا جائے گا یا اسے کاتب کی غلطی تصور کیا جائے گا۔ حضرت سواتیؒ مزید لکھتے ہیں کہ:

"پوری کتاب من وعن مولانا سندھیؒ کی طرف منسوب کرنا بڑی زیادتی ہوگی۔ اور اس کو اگر علمی خیانت کہا جائے تو بجا ہوگا کچھ باتیں اس کی مشتبہ اور غلط بھی ہیں جن کے مولانا سندھیؒ قائل نہیں تھے۔ اور نہ وہ باتیں فلسفہ ولی اللہی سے مطابقت رکھتی ہیں"۔ (عبیداللہ سندھیؒ کے علوم وافکار: ص ۶۸)

تو میثم رضوی صاحب انکار حیات عیسیٰ علیہ السلام بھی انہی غلط اور مشتبہ باتوں میں سے ایک بات ہے۔ اسی طرح ان کے ایک اور شاگرد عبداللہ لغاری کی املائی تفسیر "المقام المحمود" بھی ہے جو گمراہیوں اور غلط عقائد کا مجموعہ ہے جس سے نیچریت صاف چھلکتی ہے اس کی نسبت بھی حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کرنا ہرگز درست نہیں۔ حضرت سواتی صاحبؒ نے عبیداللہ سندھیؒ کے علوم وافکار: ص ۸۴ پر اس املائی تفسیر کو بھی غیر مستند مانا۔ اور پھر یہ دونوں غیر مستند املائی تفاسیر تضادات کا مجموعہ ہے ایک ہی تفسیر میں ایک جگہ کچھ لکھا جبکہ دوسری تفسیر میں اسی مقام کی تفسیر بالکل الٹ لکھی گئی ہے لہٰذا اذا تعارضا تساقطا ۔ یہ تضاد وتعارض بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان کتابوں کے مولفین نے خود اپنی ذہنی اختراعات کو ان کتابوں میں شامل کیا یا بعد کے لوگوں کی تدلیسات ہیں۔ اگر میثم رضوی مطالبہ کرے تو انشاء اللہ ہم ان تضادات کی کئی مثالیں پیش کردیں گے فی الحال تو صفحات کی تنگی آڑے آرہی ہے۔

میثم نے جو عبارت الہام الرحمٰن کی نقل کی ہے اس کے متعلق ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ یہاں موسیٰ جار اللہ کو حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا منشاء سمجھنے میں غلطی ہوئی وہ یوں کہ دراصل حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع الی السماء کا انکار نہیں فرمارہے ہیں بلکہ حضرت علیؓ کے رفع السماء پر اس آیت سے روافض کے استدلال کا رد کررہے ہیں جسے شاگرد نے اپنی غلط فہمی کی بنیاد پر حیات عیسیٰ علیہ السلام کی نفی پر محمول کرکے اسے یہاں اپنے الفاظ میں نقل کردیا ہماری اس توجیہ کا قرینہ خود عبارت میں موجود ہے وہ اس طرح کہ موسیٰ جار اللہ حضرت سندھیؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اس آیت سے مع الجسد رفع الی السماء کا استدلال وعقیدہ فتنہ شہادت عثمانؓ کے بعد اس وقت وجود میں آیا جب خوارج نے حضرت علیؓ کو شہید کردیا۔ اور حفاظتی نکتہ نظر سے حضرت

علیؑ کی قبر کو عوامی نظروں سے پوشیدہ رکھنا پڑا۔ اور یہ استدلال وعقیدہ ان لوگوں کی ذہنی اختراع کا نتیجہ تھا جو یہودی و صابی تھے۔ اگر اس پہلو سے عبارت کا جائزہ لیا جائے تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ کے رفع الی السماء کی روایات کے ناقل وہی لوگ تھے جو یہودی وصابی تھے ورنہ ایک عام مسلمان کی طرف سے بھی اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اسلام کے ایک متفقہ عقیدے کو یہودیوں کا عقیدہ قرار دے پھر عبیداللہ سندھیؒ جیسی شخصیت سے تو ہرگز اسکا تصور ممکن نہیں۔

مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے مایہ ناز شاگرد اور عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دو شاگردوں کے علاوہ قریباً حضرت سندھیؒ کے تمام قابل اعتماد شاگرد حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل تھے جن میں پیش پیش حضرت شیخ القرآن مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو حضرت سندھیؒ نے بچپن میں ہی اپنی تربیت میں لے لیا تھا اور خود اپنے ہاتھ سے فراغت کی سند عطا کی بعد میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ سے نکاح بھی کیا گویا حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ سوتیلے والد بھی تھے۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''حیات مسیح کے بارے میں مولانا عبیداللہ سندھی وہی عقیدہ رکھتے تھے جو دوسرے علماء دیوبند کا ہے۔ مگر افسوس کہ موسیٰ جار اللہ اپنی بات مولانا سندھی کے نام سے کہہ کر لوگوں کو مغالطہ دے رہا ہے۔ مولانا سندھی کے نظریات وعقائد وہی ہیں جو میں نے حاشیہ قرآن میں لکھ دیئے ہیں''۔

(خدام الدین کا احمد علی لاہوریؒ نمبر: ص ۲۰۶)

اس حاشیہ تفسیر کا کیا مقام ہے علامہ خالد محمود صاحب کی زبانی سنئے:

> ''مولانا احمد علی صاحبؒ نے حضرت شاہ ولی اللہ اور مولانا عبیداللہ سندھی کی تعلیمات کی روشنی میں قرآن پاک کا ایک مختصر اور جامع حاشیہ تحریر فرمایا آپ نے اس میں سورت سورت اور رکوع رکوع کے عنوان خلاصے اور مقاصد نہایت ایجاز اور سادہ زبان میں ترتیب دیئے جہاں جہاں مضمون ایک موضوع پر جمع دکھائے دیئے ان کو موضوع وار اور طویل اور مفصل فہرست اپنے حاشیہ قرآن سے بطور مقدمہ شامل فرمائی عصری تقاضہ تھا کہ اختلاف سے ہر ممکن پرہیز کیا جائے اس لئے آپ نے ترجمہ قرآن پر ہر مسلک کے علماء کی تائید حاصل کی آپ کی پوری کوشش تھی کہ قرآن پاک کا ایک مجموعہ حاصل قوم کے سامنے رکھ سکیں۔ آپ جب یہ مسودے تیار کر چکے تو انہیں لیکر دیوبند پہنچے۔ دیوبند میں ان دنوں محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کا دور دورہ تھا۔ آپ نے یہ سب مسودات ان حضرات کے سامنے رکھ دیئے اور بتایا کہ انہوں نے یہ قرآنی محنت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی تعلیمات کی روشنی میں سرانجام دی ہے مولانا

سندھیؒ پر چونکہ سیاسی افکار غالب تھے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ خالص دینی نقطہ نظر سے بھی اس قرآنی خدمت کا جائزہ لیا جائے اگر اکابر دیوبند اس کی تصدیق فرمادیں تو وہ اسے شائع کر دیں گے وگرنہ وہ یہ مسودات یہی چھوڑ جائیں گے پھران کی انہیں کوئی حاجت نہیں ہوگی۔

اکابر نے ان کی تصدیق کی اور حضرت شیخ التفسیر مرکز دیوبند سے تصدیق لے کر لاہور واپس ہوئے اس ترجمے اور تحشئے کی نہ صرف اشاعت کی بلکہ درس و تدریس میں بھی قرآن کریم کا ذوق ہزاروں مسلمانوں کے دل و دماغ میں اتار دیا''۔

(خدام الدین کا شیخ التفسیر امام احمد علی لاہوری نمبر:ص ۲۰۶)

ایسی مستند تفسیر کے مقابلے میں موسی جاراللہ اور عبداللہ لغاری کی کیا حیثیت ہے؟ حضرت لاہوری کے علاوہ حضرت سندھیؒ کے دیگر قابل اعتماد شاگرد مثلاً: خواجہ عبد الحئی فاروقی (تفسیر الفرقان فی معارف القرآن :ج ا:ص ۶۸۳، مولانا سلطان محمود صاحبؒ (ضرورت رسالت: حصہ دوم)، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ (قصص القرآن جلد چہارم:ص ۱۱۹) نے بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام کو مندرجہ بالا حوالوں میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا، اب مولوی نصیر الدین سیالوی ہی کی زبانی:

''اگر سرفراز کی بات صحیح ہوتی تو حضرت گھوٹوی کے تلامذہ کو یہ بات معلوم ہوتی اور ان سے مخفی نہ رہتی''۔ (عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ:ج ا:ص ۵۱)

تو اگر سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ وہی ہوتا جو میثم صاحب ثابت کرنا چاہتے ہیں تو یقیناً ان کے شاگردوں کو بھی یہ بات معلوم ہوتی اور اس عقیدے کا اظہار کرتے نہ کہ اس کے خلاف بیان کرتے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت سندھیؒ کی اپنی تصریح:

''**فائدہ دوم**! امام ولی اللہ دہلوی'' ''تفہیمات الٰہیہ'' میں فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالی نے بذریعہ الہام سمجھایا ہے کہ تجھ پر دو جامع اسموں کا نور منعکس ہوا ہے۔ اسم مصطفوی اور اسم عیسوی علیہما الصلوت والتسلیمات تو عنقریب کمال کے افق کا سردار بن جائے گا اور قرب الٰہی کی اقلیم پر حاوی ہو جائے گا۔ تیرے بعد کوئی مقرب الٰہی ایسا نہیں ہو سکتا جسکی ظاہری و باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں ''۔

(رسالہ عبیدیہ اردو ترجمہ محمودیہ:ص ۲۷)

ں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے واضح طور پر نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ لکھا یہ تالیف ان کے آخری ایام ۱۳۳۹ھ ہے لہٰذا ان کی اپنی اس تحریر کے ہوتے ہوئے کسی غیر معتبر املائی تفسیر کی کوئی حیثیت نہیں۔

) جواب

امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ پر یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں اور اس اعتراض کے جواب میں علمائے حق کی طرف سے کافی کچھ لکھا جاچکا ہے جس سے ہم نے بھی استفادہ کیا رسالے کی صفحات کی تنگی کی وجہ سے ہم نے انتہائی مختصر جواب دیا۔ اب چند الزامی جوابات بھی سن لیں۔ میثم نے جو عبارت پیش کی اس میں یہ امکان بھی ہے کہ یہ کسی کاتب کی غلطی ہو وصایا شریف اور حدائق بخشش کے متعلق بریلوی کہتے ہیں کہ کاتب بدمذہب وہابی تھا اس نے یہ حرکت کی تو ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ کاتب کوئی بدمذہب رضاخانی تھا اسی نے یہ حرکت کی۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ عبارت کسی بدمذہب کی تدلیس ہو چنانچہ مولوی حنیف قریشی کا چیلہ امتیاز رضاخانی لکھتا ہے کہ:

''ملفوظات کے ذریعہ صاحب ملفوظ پر طعن نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اکثر صوفیاء سے منسوب ملفوظات میں رطب ویابس کی بھرمار ہے ان کی کوئی تاریخی اور یقینی حیثیت بھی نہیں''۔ (حاشیہ گستاخ کون: ص ۵۳۰: مطبوعہ پنڈی)

اور املائی کتب کی حیثیت بھی ملفوظات کی طرح ہی ہوتی ہے، اسی طرح مولوی محبوب لکھتا ہے کہ:

''شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصنیفات وتحریرات سنیوں کو اسماعیل دہلوی اور دوسرے وہابیوں کے ذریعہ سے ان کے تغیر وتبدل کے بعد پہنچیں''۔

(کلمہ حق ۷: ص ۳۶)

تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس املائی تفسیر میں بھی کسی کی طرف سے تغیر وتبدل کا احتمال ہے اور احمد رضا خان اور سیالوی لکھتے ہیں کہ:

اذاجاء الاحتمال بطل الاستدلال۔ (الامن والعلی: عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

اور ایسا ہو جانا کوئی نئی بات نہیں چنانچہ شرح فقہ اکبر کے جو نسخے بیروت یا مصر سے چھپے ہیں اس میں ہے:

''لو کان عیسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی''۔

(شرح فقہ الاکبر: ص ۲۲۹۔ دار الفکر وص ۳۲۵ دار البشائر بیروت)

مرزائی اسی قسم کے نسخوں سے استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو ملا علی قاریؒ بھی وفات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے یا تدلیس ہے مرزائیوں کی راہ پر چل کر یہی کام میثم نے کیا تو جو جواب شرح فقہ اکبر کی اس عبارت کا مرزائیوں کو میثم دے وہی ہماری طرف سے الہام الرحمٰن کے جواب میں کلمہ باطل کے حاشیہ پر لکھ لے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بریلوی مفتی اعظم سید احمدقادری کے دجل و فریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

(قسط اول)

مجاہد اہلسنت محمد سفیان معاویہ

قارئین اہلسنت! جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ بریلویت کے اکابر و بزرگان کی دو خصوصیات بہت مشہور ہیں جنہوں نے ان کو سب لوگوں سے منفرد بنا کے رکھا ہے۔ میرے خیال ہے کہ آپ سمجھ گئے ہونگے۔ یہ ہیں

ا۔کذب (جھوٹ)

۲۔بہتان (الزام)

ان ہی دو خصوصیات کا سہارا لیتے ہوئے نام نہاد بریلوی مفتی اعظم سید احمد بریلوی کا مضمون "دیوبندیوں کے عقائد کا مختصر کچھا چھٹا" کلمہ حق شمارہ ۷ میں نظر آیا۔

احمد قادری کی جہالت نمبرا:

جاہل احمد قادری نے "تقدیس الوکیل" کے حوالے سے عوام الناس کو علمائے حقہ علمائے اہل السنّت والجماعت حنفی دیوبندی سے بدگمان کرنے کی کوشش کی ہے۔

جبکہ جاہل کو اتنا علم نہیں کہ:

ا۔تقدیس الوکیل بریلوی ملاّ غلام دستگیر قصوری کی مرتب کردہ کتاب ہے جو کسی کیلئے قابل حجت نہیں اس میں نقل کردہ الفاظ بہتان پر مبنی ہیں۔

غلام دستگیر قصوری مرتب تقدیس الوکیل کی علمی حیثیت

۲۔ملفوظات مہریہ ص ۲۹ میں پیر مہر علی شاہ صاحب کا چشم دید واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"الغرض حسب وعدہ جب میں وہاں پہنچا تو اچانک مولوی غلام دستگیر صاحب تشریف لائے۔ اس سے پہلے مولوی صاحب کا میرے ساتھ کوئی تعلق و تعارف نہ تھا۔ میں نے خلوت میں بطور علمی تحقیق کے مولوی صاحب سے ایک بات دریافت کی کہ مولوی صاحب اگر مباحثہ میں مخالف یہ اعتراض کرے تو آپ کے پاس کیا جواب ہوگا مولوی صاحب خاموش ہوگئے۔اس سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کا سرمایہ علمی نہ ہونے کے برابر ہے۔"

(ملفوظات مہریہ ص ۲۹)

یہ ہے غلام دستگیر قصوری کا تعارف۔آگے پڑھیئے:

''اس لئے مولوی غلام دستگیر صاحب اوراق کے الٹ پلٹ اور حدیث کی تخریج میں مشغول ہو گئے لیکن کافی تلاش کرنے پر بھی حدیث نہ ملی''۔

(ایضاً ص۲۹)

آگے جب پیر مہر علی شاہ صاحب نے ان کی مدد کیلئے بولے تو اختتام پر کیا ہوا وہ پڑھیے:

''جب مجلس برخاست ہوئی اور ہم وہاں سے نکلے تو مولوی غلام دستگیر صاحب نہایت شکریہ ادا کرنے لگے اور اثنائے راہ میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے لئے تائید غیبی بنا کر بھیج دیا ہے ورنہ کام مشکل تھا''۔

(ایضاً ص۳۰)

یہ آپ کے غلام دستگیر صاحب کی علمی وسعت کا عالم ہے۔اور ایسے آدمی کی مرتب شدہ کتاب کی بنیاد پر دوسروں کو الزام دیتے ہوئے آپ کو حیاء کیوں نہ آئی؟

۳۔تقدیس الوکیل میں ''حکم'' خواجہ غلام فرید صاحب کو بنایا گیا جس کو بریلوی شیخ المشائخ بریلوی بزرگان میں شمار کرتے ہیں۔

خواجہ صاحب علمائے دیوبند کے متعلق کہتے ہیں کہ:

مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم:

''مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب خلیفہ اکبر ہیں۔ان کے علاوہ اور خلفاء بھی بہت ہیں چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی محمد یعقوب صاحب وغیرھم''۔

(مقابیس المجالیس ص۳۵۲)

آگے کہا ہے کہ:

''اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مبانی مولانا محمد قاسم نانوتوی مشہور ہیں۔لیکن دراصل یہ دارالعلوم حضرت حاجی امداداللہ قدس سرہ کے حکم پر جاری ہوا''۔(ایضاً ص۳۵۲)

اور اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ حاجی صاحب حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ کے ساتھ مل کر ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں شاملی کے میدان میں لڑے (ایضاً ۳۵۲)

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''تمام اکابر دیوبند میں سے مولانا رشید احمد گنگوہی زیادہ سخت متبع شریعت مانے جاتے ہیں۔آپ کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی ہجرت کے بعد ان کے تمام مریدین اور خلفا کے ہندوستان میں سرپرست اور سربراہ

مولانا رشید احمد گنگوہی مانے جاتے ہیں"۔(ایضاص۱۷۲)

یاد رہے کہ مقابیس المجالس خواجہ صاحب کے ملفوظات ہیں جس کا تذکرہ بریلوی مصنفین اپنی کتب میں کرتے رہتے ہیں۔تذکرہ اکابر اہلسنت،نور نور چہرے،لطمۃ الغیب وغیرہ وغیرہ۔

علمائے دیوبند سے متعلقہ خواجہ صاحب کے تعریفی اور حقائق پر مبنی کلمات کو پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔(لطمۃ الغیب علی الزالۃ الریب:ص۲۲۱)

"حضرت خواجہ صاحب کے اس ملفوظات سے ثابت ہوا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہر جرکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے حالانکہ بعض صوفی ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں"۔

(لطمۃ الغیب ص۲۲۱)

"مقابیس المجالس سے "حکایت قدم غوث" میں سیالوی صاحب کے ممدوح بصیر پوری نے استدلال کی کوشش کی"۔

(لطمۃ الغیب ص۲۲۰)

۴۔تقدیس الوکیل میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب کا جو بیان دکھایا گیا ہے اس کے جھوٹے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ انوار ساطعہ میں خود مولانا کیرانوی صاحب کا بیان موجود ہے کہ

"جو آپ کی (عبدالسمیع رامپوری) اور مولوی رشید احمد صاحب کی مخالفت حد کو پہنچ گئی اور تحریر بھی اب بڑی سختی سے ہوئی ہے"۔(انوار ساطعہ ص۳۰)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"سو وہ ملاقات کر کے زبانی بھی آپ سے کہیں گے کہ یہ مقدمہ جتنا دب سکے دبائیو اور ہرگز نہ بڑھائیو"۔(انوار ساطعہ ص۳۰)

دیکھئے!یہاں مولانا کیرانوی صاحب خود اس معاملے کو دبانے کی بات کر رہے اور بڑھانے کی اجازت نہیں دے رہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک بات کو خود ہی بڑھائے اور خود ہی روکے؟تو تقدیس الوکیل کو غلام دستگیر قصوری نے خود گھر بیٹھ کر من گھڑت باتوں سے بھرا ہے جس پر ہمارے پاس دلائل و براہین موجود ہیں جس کو ان شاء اللہ ہم وقت آنے پر ظاہر کریں گے۔

(۵)ذرا تقدیس الوکیل کی حیثیت مسلک رضا خانیت میں ملاحظہ کر لی جائے

غلام دستگیر قصوری صاحب تقدیس الوکیل ص۸۶۰ پر مفتی عبداللہ ٹونکی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"رسالہ تنزیہہ الرحمٰن راقم کے پاس موجود ہے جس میں اصل عربی تقریظ مولوی عبداللہ صاحب مرحوم کی مرقوم ہے"۔(تقدیس الوکیل ص۸۶)

یعنی ممدوح اور مرحوم کے الفاظ ٹونکی صاحب کیلئے موجود ہیں۔
جبکہ مفتی عبدالقادر مدرس غوثیہ مسجد سادھوں لاہور لکھتے ہیں:
''مذکورہ بالا عقائد مولوی عبداللہ ٹونکی کے سراسر باطل در باطل اور غلط در غلط ہیں''
(بازالۃ الضلالۃ فی اراءۃ الہدایہ ص ۴)
اس کتاب پر تقریظ امجد علی اعظمی رضوی اور احمد رضا خان بریلوی کی موجود ہیں۔
اب بتاؤ باطل عقائد والے کو مرحوم اور ممدوح کہنا کیا مسلک رضا میں ٹھیک ہے۔؟
٦۔ تقدیس الوکیل ص ۱۸۳ پر ہے کہ
''آں حضرت ﷺ جو مومن بہ ہیں ان کو مومنوں میں داخل کرنا ہذیان اور جنون ہے''۔
(تقدیس الوکیل ص ۱۸۳)
جبکہ بریلویت کے مناظر مولوی غلام مہر علی چشتیاں اپنی بدنام زمانہ کتاب میں لکھتا ہے کہ
''ہمارے مومن ہونے اور حضور کریم کے مومن ہونے میں بہت بڑا فرق ہے''۔
(دیوبندی مذہب ص ۱۷۷)
اب بتاؤ ہذیان اور جنون بکنے والا یا تو ''غلام مہر علی چشتیاں'' ہوا یا ''دیوبندی مذہب'' کو صحیح اور غلام مہر علی کو امام ماننے والوں کے نزدیک یہ غلام دستگیر قصوری کی جہالت ہے۔
(۸) مولوی شفیع رضوی صاحب تقدیس الوکیل ص ۳۶ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:
''مولوی اسماعیل صاحبؒ دہلوی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سید احمد رائے بریلوی کے
مرید تھے ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں بمقام بالاکوٹ سکھوں سے لڑتے
ہوئے لاہی ملک عدم ہوئے''۔ (تقدیس الوکیل ص ۳۶)
جبکہ احمد رضا خان اور مفتی احمد یار خان کی تحقیق کے مطابق ان حضرات کو مسلمانوں نے ختم کیا۔ اب یا تو احمد رضا اور احمد یار نعیمی کے ماننے والوں کے نزدیک تقدیس الوکیل والا جاہل ہے یا یہ احمد رضا اور احمد یار نعیمی کا محض بہتان ہے فیصلہ بریلوی ہی کریں گے۔
(۹) تقدیس الوکیل ص ۴۰۱ پر غلام دستگیر قصوری نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ''رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ جبکہ مقیاس حنفیت ص ۵۷۶۔۵۷۵ پر حضرت شاہ صاحب کو وہابی ثابت کیا ہے۔ رسائل نعیمیہ ص ۷۰ پر احمد یا گجراتی نے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو دیوبندی علماء میں شمار کیا ہے۔ انوار کنز الایمان ص ۵۳۶۔۵۴۰ تک میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ رسول اور گستاخ خدا ثابت کیا گیا ہے۔
اب ان حضرات کے نزدیک غلام دستگیری قصوری مسلمان نہیں رہتا جو گستاخ رسول و گستاخ خدا اور وہابی

دیوبندی کو رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہا ہے۔ کیونکہ بریلویت کے فتاویٰ جات میں فتویٰ موجود ہے کہ گستاخ کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا کفر ہے۔ (ہمارا اسلام، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب)

۱۰۔ تقدیس الوکیل ص ۱۸۳ پر غلام دستگیر قصوری لکھتا ہے کہ:

''لیکن کسی نے بھی خواص صحابہؓ سے باوجود یہ کہ وہ آپ کی نسب میں بھائی تھے، آپ کو کبھی بھی بھائی کے لفظ سے نہیں پکارا تھا''۔

(تقدیس الوکیل ص ۱۸۳)

آگے لکھتا ہے کہ:

''تو بھائی کا لفظ جو برابری کی دلیل ہے اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے اور تعظیم کے موقع میں تشبیہ کا روا ہونا خلاف تعظیم کے جواز کو ہرگز مقتضی نہیں ہے''۔

(ایضاً ص ۱۸۴)

جبکہ بریلوی استاذ العلماء مفتی ظہور احمد جلالی صاحب کا مضمون کلمہ حق شمارہ ۳ کا عنوان ہی یہی تھا کہ:

''سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بعد رسول اللہ ﷺ کو اپنا بھائی کہنے والا کذاب ہے''۔ (کلمہ حق شمارہ نمبر ۳ ص ۷)

ایک جگہ لکھا ہے کہ

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو اپنا بھائی کہا ہے''۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۳ ص ۸)

اب مفتی ظہور احمد جلالی اور میثم رضا شیطانی کے نزدیک یہ تقدیس الوکیل کو جھوٹ ہے اور جہالت پر مبنی بات ہے۔ کہ کسی صحابی نے نبی علیہ السلام کو بھائی نہ کہا ہے۔ تقدی الوکیل کے فتوی سے معاذ اللہ صحابہ کرامؓ بھی نہیں بچتے۔

۱۱۔ تقدیس الوکیل ص ۲۲۶۔۲۲۰ تک غلام دستگیر قصوری ن ءاس پر بحث کی ہے لیغفر لک اللہ۔ الخ نبی علیہ السلام کی مغفرت کیلئے نازل ہوئی ہے جس سے نبی علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی کہ آپ کو بخش دیا گیا۔ جبکہ ''نجوم الشہابیہ'' میں ۵۴ بریلوی علماء کا فتوی ہے کہ ''مغفرت اور گناہ کے لفظ کو نبی علیہ السلام سے منسوب کرنے والا کافر و گستاخ رسول ہے''۔ تو ۵۴ علماء کے نزدیک غلام دستگیر قصوری کافر ہوا۔

۱۲۔ تقدیس الوکیل ص ۹۲ پر ہے کہ

''وہ ہزار یا مثل آں حضرت ﷺ کے امکان کا قائل ہے، پھر اس پر جب امکان کذب باری تعالیٰ لازم آیا''۔ (تقدیس الوکیل ص ۹۲)

آگے لکھا ہے کہ:

''مولوی اسماعیل دہلوی نے امکان نظیر حضرت بشیر ونذیر ﷺ کے قول پر امکان کذب باری تعالیٰ کو تسلیم کر لیا ہے اور بے شک امکان نظیر امکان کذب کو لازم ہے''۔(ایضاص ۹۸)

''قائل امکان مثل آں حضرت ﷺ کی تکفیر کی ہے''

(ایضاص ۹۰)

جبکہ:

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ''امکان نظیر'' کے قائلین کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ

''شکر اللہ سعیھم''

اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو سراہے

(فتاوی مہریہ، بحالہ بردو سالہ، مہر منیر، مناظرہ جھنگ)

بلکہ مناظرہ جھنگ میں الفاظ موجود ہیں کہ:

''حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کا وہ ارشاد (شکر اللہ سعیھم) صرف ایک اختلافی مسئلہ یعنی امتناع نظیر اور امکان نظیر کے متعلق تھا۔ شہید ملت مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نبی علیہ الصلوٰۃ کی نظیر ممتنع ومحال قرار دیتے تھے۔ اس مسئلے کو جب آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے کسی پر کوئی فتویٰ نہ لگایا ۔بلکہ شکر اللہ سعیھم فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ ان کی سعی اور جد وجہد کو قبول فرمائے''۔

(مناظرہ جھنگ ص ۲۶۹)

اب سارے کے سارے تقدیس الوکیل کے فتوے یا تو پیر مہر علی شاہ پر لگے اور وہ کافر قرار پائے یا پیر مہر علی شاہ کے مریدین اور ماننے والوں کے نزدیک یہ غلام دستگیر قصوری کی جہالت ہے۔

فیصلہ بریلوی ہی کریں گے؟

۱۳۔ تقدیس الوکیل کے اندر ذرا ان درج ذیل عبارات پر غور کریں غلام دستگیر قصوری لکھتا ہے کہ:

''البتہ آپ کی مثل صرف خاتم ہونے میں بایں وجہ کہ حق تعالیٰ کی کوئی اور جہاں پیدا کر کے اس میں نبی بھیجے، ایک ان کا پہلے حضرت آدمؑ کی مثل ہو اور اخیر ان کا حضرت ﷺ کی مثل ہو۔ تو اس مثل کے امکان میں کوئی نزاع نہیں یہ کسی اور سلسلہ میں ہے نہ اس موجود جہاں دنیا میں، پھر اس فرضی جہاں میں جو خاتم النبیین ہوگا اس کی مثل بھی اسی سلسلہ میں غیر ممکن ہوگی''۔

(تقدیس الوکیل ص ۱۲۴)

''پس اگر کوئی اور جہاں ہواور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ایک ان کا خاتم ہو جو آں حضرت ﷺ کی مثل نبی اور خاتم میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم نہیں کرتے جیسا کہ ابتدا میں لکھ آئے ہیں''۔

(تقدیس الوکیل ص۱۳۴)

''پس اس عبارت تفسیر کبیر کے معنی جب بیان اس تفسیر کبیر والے کے یہ ہوئے کہ ہزار جہاں کا ایک لحہ میں پیدا کرنا خدا تعالیٰ کی مشیت میں نہیں ہے تو وہ جہاں قدرت کے نیچے داخل نہ ہوئے۔اور اگر مان لیں کہ وہ ہزار جہاں قدرت کے نیچے داخل ہیں تو وہ جہان اس دنیا کے سوا کوئی اور ہیں تو ایسے کا فرض کر لینا ہم کو مضر نہیں''۔(تقدیس الوکیل ص۱۴۳)

''ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مثل یا آں حضرت ﷺ کی مثل پر قادر نہیں''

(تقدیس الوکیل ص۱۴۶)

(جاری ہے)

پیر مہر علی شاہ صاحب نے اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کو کبھی کافر نہیں کہا

بریلوی چراغ گولڑہ پیر نصیر الدین نصیر لکھتا ہے کہ:

''ہمارے حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ کسی کلمہ گو کو کافر یا مشرک کہنے کے حق میں نہیں تھے اور نہ کبھی آپ نے کسی دیوبندی کو کافر یا مشرک قرار دیا''۔

(راہ ورسم منزل ہا:ص۲۶۶: مہریہ نصیریہ پبلشرز درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف)

ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مولوی وسیم رضوی کی جہالتیں اور خباثتیں

(قسط اول)

محمد سفیان معاویہ

قارئین اہلسنت! رضا خانی رسالہ کلمہ حق۔ شمارہ نمبر ۸ میں ''وسیم عباس رضوی'' کا ایک مضمون پڑھنے کا موقع ملا۔ پڑھ کر حیرت بھی ہوئی اور وسیم رضوی کی جہالت پر افسوس بھی بہت ہوا۔ وسیم عباس رضوی صاحب جان کے انجان بن کر

(i) علمائے اہلسنت کے موقف کو صحیح پیش نہیں کرتے جو کہ خیانت ہے تو خائن کہلائے یا جہالت کی وجہ سے علمائے اہلسنت کے مسلک کو صحیح سمجھ نہ پائے تو جاہل بنے۔

(ii) علمائے اہلسنت کیلئے بغض وعداوت موجود ہے تب ہی انصاف کا ترازو استعمال نہیں کرتے تو متعصب کہلائے۔

(iii) حق کو چھپانے والے اور باطل کو پھیلانے والے ہیں تو احمد رضا کی نسل سے ہوئے۔

وسیم رضا خانی کی جہالت نمبر ۱:

وسیم رضا خانی نے کلمہ حق شمارہ نمبر ۸ ص ۵۶۔۵۵ تک محض اپنی لفاظی کے ذریعے امام المناظرین وکیل اہلسنت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف اپنے دل کا بغض نکالا اور ان کی شخصیت پر کیچڑ اچھالا ہے۔ جبکہ تمہارا حسن علی رضوی میلسی لکھتا ہے کہ:

> ''اہل بریلی کا بلا اختلاف و مسلک عام تاثر یہ تھا ہم سنتے تھے کہ بریلی میں مولوی منظور کے سامنے کوئی شخص بولنے والا نہیں''۔

(فیصلہ کن مناظرے ص ۸۹۵)

غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ''جس زمانے میں مولانا منظور نعمانی کے مناظروں کی ان کے حلقوں میں بڑی شہرت تھی''۔ (مقالات سعیدی ص ۶۰۸)

مولوی حاجی محمد مرید احمد چشتی نقل کرتے ہیں کہ:

> ''ان (قمر الدین سیالوی) کے پاس مولانا ظہور احمد صاحب بگوی رحمۃ اللہ علیہ امیر حزب الانصار بھیرہ بیٹھے ہوئے تھے تو جب مولانا حشمت علی علیت سے

گری ہوئی کوئی کمزور بات کرتے تو حضور سیالوی مولانا ظہور احمد صاحب کو اپنی علاقائی پنجابی میں فرماتے "دیکھ کیا چبل لریندا پیا اے" یعنی دیکھو تو کیسی غلط بات کررہے ہیں۔ دوسری طرف مولوی منظور بڑی متانت سے پختہ بات کرتے۔ مناظرہ ختم ہونے پر ہم تو واں نچھراں آگئے۔ مولانا کرم دین دبیر صاحب اپنے گاؤں بھیں چلے گئے لیکن ان کے دل پر مولانا حشمت علی صاحب کے اس جملہ "تو منظور میں ناظر میں ناظر تو منظور" کی بار بار تکرار بہت ناگوار گزری اور منظور صاحب کے متانت بیانی اپنا اثر کرگئی۔ گھر پہنچ کر اپنے لڑکے قاضی صاحب قاضی مظہر حسین کو تفصیل مناظرہ سنائی پھر اسی سال قاضی مظہر حسین کو خود دیوبند حضرت مدنی کے نام خط دے کر روانہ کردیا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ:

انقلابات ہیں زمانے کے
کل کے دشمن بنے ہیں آج سجن

(فوز المقال ج اول ص ۵۳۷)

اس کتاب پر ابوالحسن شاہ محمد منظور ہمدانی۔ بانی و ناظم اعلیٰ انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی، غلام علی سیالوی۔ فاضل دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کے نام تصدیق کیلئے موجود ہیں۔

یہ ہے وکیل اہلسنت! اپنے تو اپنے غیر بھی حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور دیوبند پڑھنے کیلئے اپنے ہونہار بیٹے کو بھیج دیا۔

لو چند صفات اس کی اپنے گھر سے ہی سن لو جس کی نظر کے فیضان پہ رسالہ نکال رہے ہو:

(۱) مفر اس پیکر تکبر کے روبر (الطاری الداری حصہ سوم ص ۱۰۴)

(۲) وہ اب کس طرح آپ کی دیانت کے قائل نہیں۔۔۔۔۔(الطاری الداری)

(۳) حکومت شیطانیہ کی خدمت آپ انجام دینے کے مستحق اعزاز ہو (الطاری الداری حصہ سوم ص ۱۰۵)

(۴) "جناب نے فتاووں تحریروں کے ذریعہ سے جو کچھ گلفشانی کی ہے اور جس تجدید دین کا دارمدار سمجھا ہے وہ اسلاف سے بعید ہے" (الطاری الداری حصہ سوم ص ۱۰۵)

(۵) آپ خدا سے نہیں ڈرتے (الطاری الداری حصہ سوم ص ۱۰۶)

(۶) یہ آپ ہی کا گستاخانہ انداز ہے (ایضاً ص ۱۰۷)

(۷) دروغ گورا حافظہ نباشد (ایضاً ص ۱۰۷)

(۸) آپ کی چھچھوندر نظروں (ایضاً ص ۱۰۷)
(۹) صفت ا: بندخلاصی (احمد رضا خان کی) (تجلیات انوار المعین ص ۷)
(۱۰) خصوصیت ۲: الزام بمالم یلتزم (ایضاً ص ۸)
(۱۱) خصوصیت ۳: مغالطہ دہی (ایضا ص ۹)
(۱۲) خصوصیت ۴: بہتان ترازی (ایضاً ص ۱۱)
(۱۳) خصوصیت ۵: مجادلہ (ایضاً ص ۱۲)
(۱۴) خصوصیت ۶: حق پوشی (ایضاً ص ۱۴)
(۱۵) خصوصیت ۷: کج بحثی (ایضاً ص ۱۶)
(۱۶) خصوصیت ۸: خلاف بیانی (ایضاً ص ۱۷)
(۱۷) خصوصیت ۹: افترا و تحریف (ایضاً ص ۱۷)
(۱۸) مگر ہم کہتے ہیں کہ ان کو (احمد رضا کو) قطع و برید و تحریف کا ایسا ''چسکا'' پڑ گیا ہے کہ کوئی عبارت کسی کی پوری پوری نقل نہیں فرماتے خاص کر وہ جس کو ایک ایک لفظ مربوط اور معنی خیز ہو'' (انکشاف حق ص ۱۴۹)
(۱۹) ''اعلیٰ حضرت کی چلبلی طبیعت'' (فتاوی مظہری ص ۳۹۲)

مندرجہ بالا حوالاجات مستند بریلوی علماء کی تحریرات سے بیان کیے گئے ہیں جنہوں نے مولوی احمد رضا خان کی شخصیت کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔

مزید تفصیل کیلئے نور سنت میں ''سوانح بانی بریلویت۔حقائق و معلومات کے آئینے میں'' نامی مضمون پڑھ لیں۔ ہوش ٹھکانے آ جائیں گے کہ کس کذاب و خائن و جاہل آدمی کی نظر کا فیضان پر رسالہ نکال رہے جو اپنی مثال آپ ہے۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

وسیم رضوی کی جہالت نمبر ۲:

سیف یمانی کے متعلق رضا خانی لکھتا ہے:

''اور جو کچھ منظور سنبھلی نے کیا ہے یہ سب ہذیان کے سوا کچھ نہیں''

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۸ ص ۵۶)

رضا خانی صاحب اب ہم جو حوالہ دینے لگے ہیں اس کو پڑھ کر تو آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے ۔آپ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی۔

بریلوی علامہ آل مصطفیٰ مصباحی بریلوی مولوی احمد رضا خان کی بدنام زمانہ، رسوائے زمانہ کتاب کے

متعلق حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ:

''سبحن السبوح (احمد رضا کی کتاب) کی صرف ابتدائی چند ورقوں پر ہذیان''

(سوانح صدر الشریعہ ص ۸۶)

ہذیان بکنے والا تو احمد رضا خان ہوا۔ اعتراض دوسروں پر یاد رہے کہ یہ گواہی بھی آپ کے گھر کی ہے۔ اور آپ کا سیف یمانی کے بارے میں کہنا آپ کی غلط بیانی ہے ہمیشہ حق کے خلاف یہی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب دلائل و براہین سے بھرپور ہے جیسا کہ ہم آگے جا کر اس پر بات کریں گے۔

وسیم رضا خانی کی جہالت نمبر۳:

وسیم رضا خانی صاحب مزید جہالت کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ:

''اگر آپ کے نزدیک یہ امر نصوص کثیرہ سے ثابت تھا تو خلیل احمد کو دکھاتے کہ وہ تو کہتا ہے کہ فخر عالم کی وسعت علم کونسی نص قطعی سے ثابت ہے تو یہ منظور سنبھلی کی جہالت ہے کہ توجیہ القول بمالا یرضی بہ قائلہ کرتا ہے''۔

الجواب:

(i) اجہل وسیم رضا خانی کی جہالت ہے کہ اس کو ''علوم کمالیہ'' اور ''علم محیط زمین'' کا فرق معلوم نہیں ہے۔

(ii) ''توجیہ القول بمالا یرضی بہ قائلہ'' تو آپ پر فٹ آتا ہے جو دلیل سے ثابت ہے۔

وسیم رضا خانی کی جہالت نمبر۴:

وسیم رضا خانی اجہل لکھتا ہے کہ:

''یہ بھی ان کی جہالت ہے کہ انوار ساطعہ میں یا کسی بھی اہلسنت کے عالم نے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے علم ذاتی نہیں مانا۔''

الجواب:

سبحان اللہ! یہ بھی وسیم رضا خانی ملا کی جہالت ہے کہ علمائے اہلسنت دیوبند کے موقف کو بیان کیے بغیر اعتراض کرتا ہے۔ جو علم محیط زمین اللہ جل جلالہ نے اپنے پیارے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیا اور کوئی اس علم کو انبیاء علیہم السلام کیلئے مانے وہ کیا ذاتی نہیں مانا گیا؟؟ چاہے آپ اس کا نام عطائی ہی رکھے مگر حقیقتاً وہ ذاتی ہی ہوگا۔

ازالۃ الریب، اظہار العیب، بوارق العیب، جواہر القرآن اور براہین قاطعہ میں اس کو تفصیلاً دیکھا جا سکتا ہے۔ استاد محترم مولانا ابوایوب صاحب قادری کی علم غیب پر تحریرات سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

وسیم رضا خانی جہالت ۵:

وسیم رضا خانی لکھتا ہے کہ:

''رشید احمد گنگوہی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم غیب ذاتی ثابت کرنے کو بھی جائز سمجھتے ہیں''۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۸ ص ۵۹)

الجواب :

وسیم رضا خانی کی بہت بڑی جہالت بھی ہے اور جھوٹ بھی ہے جس کا آپ خود حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

فقیہ العصر، امام ربانی، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''اور جو یہ کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرت ﷺ کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے''۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۹۳ ماخوذ فتاوی رشیدیہ)

''اور جو یہ عقیدہ ہے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدوں اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے''۔

(تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ ص ۱۰۲)

لو پہلی تحریر میں محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے علم غیب ذاتی ماننے کو باطل اور خرافات کا نام دیا ہے تو میں وسیم رضا خانی اور میثم جاہل سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ باطل اور خرافات والے کام کیا آپ رضا خانیوں میں جائز کا مقام رکھتے ہیں؟؟ اور دوسری تحریر میں ''اندیشہ کفر ہے'' کے الفاظ بھی جائز کا درجہ رکھتے ہیں؟؟ اگر یہ عبارت بھی دیکھیں کہ:

''پس اگر عقیدہ زید کا اس سبب سے ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے علم دیا تھا تو ایسا سمجھنا خطا صریح ہے''۔

(تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ ص ۱۰۲)

کیا خطا صریح کام بھی آپ رضا خانیوں میں جائز کا حکم رکھتے ہیں؟؟ اجہل وسیم رضا خانی صاحب کسی نے سچ کہا ہے پہلے سوچو پھر بولو۔

وسیم رضا خانی کی جہالت نمبر ۶:

یہ بھی وسیم رضا خانی کی جہالت ہے کہ فتاوی رشیدیہ کی جو عبارت پیش کی ہے اس کے سیاق و سباق کو بیان کیے بغیر مطلب اخذ کرنے کوشش کی ہے۔

فتاوی رشیدیہ میں سائل نے حضرت یوسف علیہ السلام کا کنویں میں گرنا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے علم ہونے سے متعلق پوچھا ہے۔ اور واقعہ افک میں نبی علیہ السلام کے معلوم ہونے کے متعلق بحث ہے۔

ان دو واقعات پر حضرت محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی ہے۔شاید بصارت کے ساتھ ساتھ آپ کی بصیرت بھی ختم ہوگئی ہے جو آپ مسئلہ کو سمجھ نہ سکے۔

وسیم رضاخانی کی جہالت نمبر ۷:

وسیم رضاخانی اجہل لکھتا ہے کہ

''اس جاہل نے تسلیم کیا کہ وسعت علمی کا انکار کیا ہے۔ساتھ ہی ساتھ خلیل احمد کو بے وقوف بھی کہا ہے کہ انہوں نے ایسے امر کا رد کیا جس کا سامنے والا قائل ہی نہیں''۔(کلمہ حق شمارہ ۸ ص ۶۰)

الجواب:

اجہل رضاخانی صاحب!شاید عقل نام کی کوئی چیز تم میں موجود نہیں ہے۔

(i) حضرت امام المناظرین مولانا منظور نعمانی صاحب جس وسعت علمی کا بتا رہے وہ بغیر عطائے خداوندی ہے جس کو فریق مخالف بھی مانتے ہیں۔

ذاتی طور جو علم مانا جائے گا وہ کفر ہے۔تو جو اعتراض ہم پر ہوگا وہ تم پر بھی ہوگا۔

(ii) حضرت نعمانی صاحب نے بے وقوف تو ساری نسل رضاخانیت کو ثابت کیا جو فتوحات نعمانیہ، سیف یمانی، بوارق الغیب اور ان کی تقاریر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(iii) یہ بھی جہالت ہے کہ ''انہوں نے ایسے امر کا رد کیا جس کا سامنے والا قائل ہی نہیں'' کیونکہ تم وہ علم محیط جمیع ما کان و جمیع ما یکون ماننے کا دعوی کرتے ہو جو بغیر عطائے خداوندی ہے یعنی ذاتی ہے۔

تو دلائل و براہین سے تم قائل ہو اور حقائق سے یہ ذاتی ہے تو جہالت تو آپ کی ہے کہ آپ کی عقل بالکل کام ہی نہیں کرتی۔

وسیم رضاخانی کی جہالت نمبر ۸:

فتاوی خلیلیہ کا حوالہ پیش کرنا بھی وسیم رضا خانی جاہل کی جہالت ہے کیونکہ یہ اجہل علمائے حقہ علمائے اہل سنت دیوبند کے موقف کو سمجھے بغیر ہی حوالے دیتا ہے اور اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہے۔

جب ہمارے اکابر اس کو واضح کر چکے کہ وہ علم محیط جو اللہ پاک نے نہیں دیا اس کو آپ مانتے ہیں چاہے اس کا نام عطائی بھی رکھے وہ ذاتی ہی ہوگا تو یہی چیز فتاوی خلیلیہ، فتاوی رشیدیہ، براہین قاطعہ اور سیف یمانی میں بیان کی گئی ہے۔جو آپ جیسے اجہل کو سمجھ نہیں آسکی۔

وسیم رضاخانی کی جہالت نمبر ۹:

اجہل وسیم رضاخانی لکھتا ہے کہ:

''یہ بھی منظور سنبھلی کی جہالت ہے کہ عقیدہ انکا اور اس پر نصوص رامپوری

صاحب بیان کریں"(کلمہ حق شمارہ ۸ص۶۱)

الجواب :

(i) کسی نے سچ کہا ہے رضا خانی اور عقل دو متضاد اشیاء ہیں جہاں عقل ہوگی وہاں رضا خانی نہیں ہونگے جہاں رضا خانی ہونگے وہاں عقل نہیں ہونگی۔تو اس رضا خانی کی یہ جہالت ہے جو ہمارے بارے میں یہ کہتا ہے کہ"شیطان اور ملک الموت کی وسعت علمی ہمارا عقیدہ ہے"یہ رضا خانی جاہل شیطان اپنے گھر کی کتب اور اپنے اکابر کی کتب سے بالکل جاہل نظر آتا ہے۔

حوالہ جات سے جہالت ملاحظہ ہو:

مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"شیطان ہر دین کے مسئلہ سے واقف ہے"۔

(رسائل نعیمیہ ص۳۸۳ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

الیاس قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"ابلیس کا علم حضور اقدس کے علم سے وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں"۔

(ملخصا کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب ص۲۴۵)

یہی بات مولوی احمد رضا کے رسالے"خالص الاعتقاد"اور نعیم اللہ خان قادری کی مرتب کردہ کتاب" فیصلہ کن مناظرے"میں موجود ہے اور آئینہ اہلسنت میں بھی ہے۔

عبدالسمیع رامپوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"شیطان ہر جگہ موجود ہے"۔(انوار ساطعہ ص۳۵۷)

عبدالسمیع رامپوری آگے لکھتے ہیں کہ:

"اب فکر کرنا چاہیے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے"۔

(انوار ساطعہ ص۳۵۹)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی وغیر میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر میں پایا جاتا ہے۔"(انوار ساطعہ ص۳۵۹)

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ:

"اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی آئندہ غیب کو باتوں کا علم دیا گیا ہے"۔

(نور العرفان ص۲۴ مطبوعہ پیر بھائی کمپنی)

غلام رسول سعیدی کی تحریر کو ذرا غور سے پڑھیئے:

''اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جو علم دیا ہے اس کا ذکر یوں فرماتا ہے انه یر کم هو وقبیله من حیث لا تره نهم (الاعراف:۲۷) شیطان اور اس کی ذریات روئے زمیں کے تمام بنی ادم کو دیکھتی ہیں''۔(مقالات سعیدی ص۵۶)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''پس فروری ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو تمام روئے زمین کے بنی آدم کا علم عطا فرمایا ہے''۔

(مقالات سعیدی ص۵۶)

''اگر شیطان روئے زمین کے بنی آدم کو دیکھتا ہے''۔

(مقالات سعیدی ص۵۷)

احمد یار نعیمی لکھتے ہیں کہ:

''جب رب نے گمراہ کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ (شیطان) ہر جگہ حاضر ناظر ہے''۔

(نور العرفان ص۲۴۳)

اور لکھتے ہیں کہ:

''شیطان اور اس کی ذریت سارے جہاں کے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور لوگ انہیں نہیں دیکھتے''۔

(نور العرفان ص۲۴۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''ابلیس آن کی آن میں تمام زمین کا چکر لگا لیتا ہے''۔

(جاء الحق ص۲۶)

آگے لکھتے ہیں کہ:

رب تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ کرنے کیلئے اتنا وسیع علم دیا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کی نگاہ سے غائب نہیں''۔(جاء الحق ص۸۲)

ابوکلیم صدیق فانی رضا خانی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مولانا عبد السمیع رامپوری فرماتے ہیں کہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اسی طرح اور حقیقت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے میں نہیں ہوتی اور خصوصیت کے معنی یہ ہے کہ یوجد فیه ولا یوجد فــی غیــره اور روئے زمین پر کل جگہ موجود ہو جانا کچھ خاصہ مخصوص خدا کے

ساتھ نہیں۔

رامپوری صاحب کی حمایت کرتے ہوئے شیطان کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہوئے اسے بریلویت کا عقیدہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"صاحب درمختار لکھتے ہیں کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور ان کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچالیا، بعد اس کے لکھا ہے اللہ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے۔

ان احادیث نبویہ اور بزرگان دین کے ارشاد کی روشنی میں اگر مولانا عبدالسمیع رامپوری نے درج ذیل عبارت لکھ دی ہے تو کون سا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے تم نے آسمان سر پر اٹھالیا ہے"۔

(آئینہ اہل سنت ص ۴۱۲)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"اور قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی کی درج ذیل عبارت کا بھی یہی جواب ہے کہ رب کریم نے شیطان کو اتنا علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ بحیثیت علم موجود ہے"۔

(آئینہ اہل سنت ص ۴۱۲)

میرے خیال میں وسیم رضا خانی جاہل کی عقل ٹھکانے آگئی ہوگی۔ اگر اب بھی نہ آئی تو ہم ہوش ٹھکانے لگانے کیلئے حاضر ہیں۔ معلوم ہوا کہ شیطان کی وسعت علمی کا عقیدہ بریلویہ کا ہے جیسا کہ ابوکلیم صدیق فانی کے واضح الفاظ موجود ہے ملاحظہ کریں: (آئینہ اہلسنت ص ۴۱۱۔۴۱۲)

تو جیسا جھوٹ وسیم رضا خانی نے بولا ہے ایسا ہی جھوٹ مفتی اجمل سنبھلی نے بھی "ردسیف یمانی" میں بولا ہے، لیکن شاید وسیم رضا خانی کا یہ سارا مضمون ہی ردسیف یمانی سے چوری کیا ہوا ہے دونوں کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ اجمل سنبھلی اور وسیم رضا خانی کی جہالت کو مندرجہ بالا حوالا جات سے دیکھا جاسکتا ہے۔

آخر میں اتمام حجت کیلئے میں حوالے نقل کر کے اس بات کو ختم کرتا ہوں اور مزید وسیم رضا خانی کی جہالتوں کو بیان کرتا ہوں۔

اشرف سیالوی۔ بریلوی مناظر لکھتے ہیں کہ

"جو شخص آنحضور ﷺ پر نور کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ جانے وہ جاہل وغبی یا گمراہ وغوی ہے"۔ (کوثر الخیرات ص ۹۴)

''شیطان اور ملک الموت کی اس وسعت علم سے اہل سنت نے استدلال پکڑا''

(کوثر الخیرات ص ۹۴)

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کتاب اللہ اور احادیث رسول اکرم ﷺ سے صرف شیطان و ملک الموت کی وسعت علم پر قطعی دلائل ملے ہیں۔'' (کوثر الخیرات ص ۹۶)

اجمل سنبھلی نے جن جہالتوں کا ارتکاب اپنی کتاب ''ردسیف یمانی'' میں کیا ہے ان شاء اللہ ہم اس کا وہ آپریشن کرنے والے ہیں کہ ذریت بریلویت ایک بار کانپ اٹھے گی۔ وسیم رضا خانی نے اجمل رضا خانی کی تقلید کرتے ہوئے ان ہی جہالتوں کا سہارا لے کر حضرت امام المناظرین، فاتح رضا خانیت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے کی ناتمام و نامراد کوشش کی ہے۔ جس کو ہم حقیقت کے آئینے میں رکھ بریلویت کو ننگا کر رہے ہیں۔

وسیم رضا خانی کی جہالت نمبر ۱۰:

''نمبر ۵'' میں وسیم رضا خانی نے اپنی جہالت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ''حضرت منظور نعمانیؒ نے فتاوی شامی کی عبارت کو نص قطعی کہا ہے'' (کلمہ حق ص ۶۲ شمارہ نمبر ۸)

(جاری ہے)

نام نہاد رضائے مصطفیٰ والوں کی منافقت

مولوی ابوداود رضا خانی کے رسالے ''رضائے مصطفیٰ'' کے اپریل ۲۰۱۲ کے صفحہ ۳۲ پر یہ سرخی تھی

''وزیر اعظم گیلانی کا ۱۱ ربیع الاول کو تعطیل کا اعلان''

جس میں رضا خانیوں نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ گیلانی بریلوی ہے اور پورے ملک میں میلاد کی خوشی میں چھٹی کرادی، مگر دوسری طرف ان کی منافقت دیکھیں کہ یہی گیلانی اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی سعودی ولی عہد شہزادہ نائف بن عبدالعزیز مرحوم کے انتقال پر ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے (روزنامہ محشر و جنگ کراچی: ۱۸ جون ۲۰۱۲)

ہمارا ابوداود رضا خانی سے سوال ہے کہ جب سعودی تیرے مذہب میں وہابی نجدی کافر ہیں تو اس کے جنازے میں شریک ہونے پر وزیر اعظم اور سپہ سالار کافر ہوئے یا نہیں؟ اگر ہاں اور یقیناً ہاں تو تو نے چپ کیوں سادھی؟ پاؤں تیرے قبر میں لٹک رہے ہیں تجھے غیرت نہ آئی کہ اپنے رسالے میں ایک مضمون ان کے خلاف لکھتا اور ان سے تجدید ایمان کا مطالبہ کرتا؟

دعوت اسلامی سے متعلق اعلیٰ حضرت کی خانقاہ کے سجادہ نشین کا فتویٰ

اظہار حقیقت

محترم قارئین کرام! ---------- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاعاً تحریر ہے کہ ماہنامہ جام نور دہلی ماہ مئی ۲۰۱۰ء کے سرورق پر مجھ سے منسوب دعوت اسلامی کیلئے دعائیہ جملے شائع ہوئے ہیں۔ ان الفاظ سے قارئین جام نور کو یہ تاثر ملے گا کہ میں بھی دعوت اسلامی کا حامی ومؤید ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے گزشتہ کئی سال پہلے دعوت اسلامی کے تعلق سے ایک مفتی صاحب کے فتوے کی تائید کی تھی۔ مگر کب؟ کہ جب دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی ناشر وحامی تھی۔ جب اس کے افعال واقوال سے مسلک اعلیٰ حضرت کی تشہیر ہوتی تھی۔ لیکن اب گزشتہ ۲،۳ سال سے دعوت اسلامی کے متعلق کچھ ایسی باتیں پے در پے سننے میں آرہی ہیں اور شہرت پارہی ہیں جو مسلک اعلیٰ حضرت کے بالکل خلاف ہیں۔ ان باتوں کو سن کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ وہ جماعت جو مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کرتی تھی، وہ جماعت جو مسلک اعلیٰ حضرت پر فدا تھی۔ جس کے قول وعمل سے مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی ہوتی تھی وہ جماعت اچانک مسلک اعلیٰ حضرت سے بغاوت پر اتر آئی۔ اب اس جماعت کے اقوال وافعال مسلک اعلیٰ حضرت سے بالکل متصادم ہیں۔ ایسی صورت میں میرا اس جماعت کی حمایت وتائید کرنا نامناسب ہی نہیں بلکہ بالکل ناممکن ہے۔ لہٰذا جام نور میں میری جانب منسوب ان الفاظ سے قارئین کرام دھوکہ نہ کھائیں۔

فقط والسلام

(فقیر محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں غفرلہ)

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف (یو پی)

